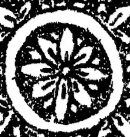


کتابخانه مشاکله



در مطبعه خیریه دارالکتاب





ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ



دیوان عالی جناب توابع ما بعلینان و در مختص منافع و امور متبک موسوم



بحسب سببی لانا موسی محمد میرزا صاحب با اهتمام جگت ناراین صاحب

خبریه و در کن واقع چهارم است احید با کن و طبع شود

ایک


بسم اللہ الرحمن الرحیم

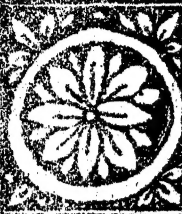
مطلع حمد خدا کیون نہونا دینا
ہر ساقی سخن میں ہر جو شاعر دینا
نور تن بندش الفاظ سے ہر جو خیال
ہو سنا صاحبِ لاک کی کس طرح اور
ہر گنہگار کہیں کس لئے خوفِ عین


مضمون چھپاتا ہے جسے دیکھ کے تیر اپنا
ہو سخن اس لئے مقبول اکابر اپنا
مطلع نعت ہو وہ سب کا حباب اپنا
کہ وہاں ہیں سا ہوتا ہو قاصر اپنا
جب کہ رحمان ہر حال میں غافل اپنا


کیونکہ حاصل ہو ہمیں دین دنیا  جب دگر ہو برقت میں باطن پرنا





سینہ بے کینہ نفیس ہوئی ہر ^{مقدار علیہ آرزو آجناک و تم} 





بخدا ایک ہی ہے ظاہر و باطن اپنا 


قلم جاری ہے و صفا حمد ^{مقدار علیہ آرزو آجناک و تم} 

گرے کیا مبتدی نعت چہر 

گیا عرش بن پر پہنے نعلین 

رہا سدرہ پہ جبریل امین نے 

عرب بے عین ہے وہ در حقیقت 

حبیب خاص ہو تم کہر پاک 




ہر عرصہ تنگ لوح انردی کا

نہیں ہے حوصلہ یہ سنت ہی کا

کہوں کیا رتبہ شاہ ہاشمی کا

نہ پایا جب کہ یارا ہر ہی کا

یہ ہر سر خفی ذات ^{مقدار علیہ آرزو آجناک و تم} 

کہ تمپر خاتمہ ہر عشقی کا

اللہ صلی علی محمد و آلہ وسلم بعد وکل معلوم ملک
محمد کو ہر رتبہ مرشد می کا

ہو دعویٰ کسکو اسکی ہمسر می کا

اما مونکو ہر رتبہ مقدم می کا

چراغ خاص روشن آصفی کا

پیمبر بپن مانند مریدان

طفیلی جسکی ہو خلقت خدا کی

نماز عاشقی ہر شیوہ خاں

تصدق سے تمہا کھتر تک ہو

یہی ہر التجا محشر میں میری

خطاب بند کو ہوا امتی کا

حق عطا کرو مجھے جو کہ ہر حاجت

تو جو مطلوب ہوا حق با طالب سے

وہ بیان ہوتا ہر سبب غائب سے

میں تو بند ہوں تیرا اور تو صاحب کیا

نہیں کوئی مین بن تیرے کیسے مطلب

کہو کہ باطن ہر باطن میں کی تیرے سوا

دیکھو جب اپنے کو میں نظر آتا ہے مجھے

روح تو تو ہی ہر لمحہ دو ہر حال میرا

تجھ کو گرد کیہ لیا دیکھا خدا کو بیشک

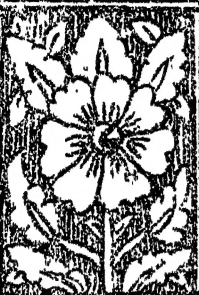
قول تیرا ہے کہ آدم ہوا نائب میرا

دلیل ایشی ہی کہوں منہ سے نکالوں نیک

طاہر جان ہو صحت سے غائب میرا

احمد و عطاء ہم حافظ و ناصر تو ہے

ثم باشد تو ہر دم ہر مخاطب میرا



جب تک متوجہ تویی نہیں ہوتا

اپنا دل مردہ بھی زندہ نہیں ہوتا

کیا وصل میں وقت کا الم ہو سکتا ہے

جب خبر تو ہو تو عین گم یا نہیں ہوتا

تیری جو نسیم کرم فصل نہ گزرے

سر سبز میرا نخل تنہا نہیں ہوتا

کیوں جا تیرے در کا گدا چھوڑ تیرا

حاصل کبھی شہوں کو یہ تب نہیں ہوتا



کیا دلِ ریاں کیجئے تجھ سے

ہمدم ہر شرفِ خدا سے اے صاحب

میں تجھے مہرِ وجود ہوں بتا نہیں معلوم

میں اس کی گلی چوڑے کعبہ کو بچاؤ

یہ قصہ تو برسوں میں بھی پورا نہیں ہوتا

تو دیکھا اگر لنگہ پہ پردہ نہیں ہوتا

قدموں سے جا جیسے کہ سایہ نہیں ہوتا

اس کو غلط کیا حج وہاں اپنا نہیں ہوتا

تجھے جانا کہ تو معبودِ ہر حق

ہر حق تو یہی دسرا تجھسا نہیں ہوتا

اس شیخِ بحق واقعہ سزا ہوں تیرا

میں برہمن بستہ زنا ہوں تیرا

اس شاہدِ مہو طالب دیدار ہوں تیرا

واعظِ نجد اقبالِ گفتار ہوں تیرا

اس کافرِ حسن پرستار ہوں تیرا

محشر کا نہ کرو عدہ طلبکار ہوں تیرا

میں نقد دل جان لے اس مانی یوسف

رحمان تو میں امتی شافع محشر

دامن سر لگا رہتا ہوں کر دونہ گرز

ماں د زلیخا کے خریدار ہوں تیرا

بیخوف ہوں ہر چند گنہگار ہوں تیرا

اسی تو گل خندان چرخ غار ہوں تیرا

محبوب الہی سے ہر معروضہ عینا

آزاد ہوں پر بندہ سرکار ہوں تیرا

یک پل شد دیدہ بند ہوا انتظار کا

یار ب ہو جلد وصل مجھے اپنے پاک

خود سوختہ ہوں آتش خسار کا

میں کج کیا جہ ہر نطفہ آدمی ہر وی

تار و نگو علم ہر میری شبہا تار کا

کیا اعتبار زند گئی مستعار کا

وا غلط مجھے دکھا تا ہے کیا خوف نار کا

بے سہا یا انکہ بنین چرخ باج کا

بستہ خدا کا امتی خیر الورا کا

فدوی بصدق لہو سچا پکار

شاہ دکن کی عسکر آہی دراز ہو

حاصل ہو مقصد اوشہ و لمدار کا

یگانہ ہو تجھے ملجی اس سر کریم

باخیر خاتمہ ہو یہ مشت غبار کا

جیت کہ اوسکو شغل شراب کی بات

انکو نہیں شرم تھی نظر میں حجاب تھا

میں نے ضم کو دیکھا سدا نقاب تھا

انکو نہیں شرم تھی نظر میں حجاب تھا

ہم نورِ حشر بادۂ وحدت جو پئی گھر

گم ہو گئی مولیٰ سے ال جواب تھا

میں فیض ایل چستے ہوں کیا کشت

ورنہ گنہ سے اپنے نذر عذاب تھا

خوشگامائی دی بت میوش کی

جل مہن کے یہ سیرا جگر و دل کباب تھا

مانگا تھا ہمنے بوسہ جو سر کا جس سے
 اشکو کی لگ گئوتی جڑی ہجر میں
 ہو جاتی دور میری غشی گھپٹے وہ
 بھلیں اور سکی اہ ہی پائی تو وایب
 ترخی ہی بہر ہی نی او کی رشت میں
 احوال کیا کہوں شب ہجر انکا اپنی
 مینوشن کیا شیخ نے او شو کو تو پھر
 افسوس ہنسا کی پائی وصال

دیدیتے گر سلیس تو کارِ ثواب تھا
 اور اپنا دو و آہ شکلِ حبیب تھا
 اوس گھزار کا تو پسینہ گلاب تھا
 خیر و نیہ التفات تھا مجھ پر عتاب تھا
 اور شکوہ و سر و نیکیاں خراب تھا
 مانند برق و لکڑیوں اضطراب تھا
 شیشہ بعلیں بات میں جامِ شراب تھا
 جیتک کہ او کا جوش نہ فیضِ شراب تھا

دیکھ میں نہ صفا راض نہ لدا کیا کروں



شرمندہ جسکے رخسے سد آفتاب تھا



دلجو موج زلفِ صنم پر نگہ گیا
استادِ ہر چہی محبت کی وہ کہانے
بلبلِ ایزدِ ریتی او گل سے خندہ
ہر واسطے اویسکے شفاعتِ جبر
یہاں فیضِ ہوا مید گاہِ خلق
مخشیں کیا وہ ولایتِ یدار پایگا
صاحب کی ہونگا کہم اوسکے حایا



مثلِ جبابِ عشق کے یامین بن گیا
ہر مرد وہ جو عشق کے صد مونگو گیا
سیرچمن کو صبح جو وہ کجکلمہ گیا
جو اُتسی سول کا کر کے گنہ گیا
آیا تھا جو فقیر بیان ہو کے شہ گیا
دنیا میں جج وصال سے محروم گیا
جسے کہ بندگی کی اور رو سپہ گیا



جانکر توں کر گنہ کیا سنا نہیں



۱۱
 اَلتَّقَطُّوْا خُذَا هِيَ جَوْ قُرْآنِ مَنِ كُنْ لَکِیَا

قربان بن جان مین ہر بار ہون تیرا

تو بار ہر اغیار کا مین بار ہون تیرا

اگر گس ہمار مین بیمار ہون تیرا

چشمِ بیتِ سفاک سے کشا ہون ا

اس ماوہ پر کیف سے شرار ہون تیرا

بس ہر تیرا جامِ مِرا لطافتِ توجہ

مین ایک ای شوخ گرفتار ہون تیرا

دامِ ل عالم ہر تیری گیسو مچے پیچ



نہا کا مقو کہ یہ سوئے نام ہر شجہ



مُخ اپنا دکھا طالبِ بیدار ہون تیرا

کد گدی کر کے ہر یکبار ہنسا تیرا

یاد ہر مجھے لپٹ ہر کٹر حجت تیرا

بھگو ہن ہنس کے ہر یکبار رولا تیرا

کس طرح آئے خوش اٹھو رستا تیرا

حالِ لاپنا سناؤ تو وہ یوں کہتا کر
 وہ کہانِ بروہیوں تیرے کئے
 فرجِ اطفال کی ہر گو دین پہنچا
 شرم سے برگز بار ہر پانی پانی
 آتشِ چہرہ بس شعلہ زانِ سین
 مثلِ عقابِ معہ دمِ نظر آتا ہر
 دینِ بچہ جو فوجِ ناسورِ عشق
 داغِ دل کا میرِ خمیہ شید قیامت ہر
 اپنے ہر طالبِ دیا کا اسی زنجیرِ چین

بس کربِ ام کہانی ہر فسانہ تیرا
 جگر و سینہ عاشق ہر شائے تیرا
 قیس کی طرح اگر نکلے دیو آتے تیرا
 دیکھا ہر برترہ اشکِ بہا تیرا
 کام ہر کے جُدا دکھا جانا تیرا
 ہر کہانِ اسی گم یار ٹھکانا تیرا
 ہر عجب ایک ہی قطرہ میں سماتا تیرا
 فتنہ خشرِ چپ لکھ بیان آتا تیرا
 دلِ کمانا ہر نہیں جُمنہ کو دکھاتا تیرا

میں آؤ تیری محفل میں ہر بات شکر
میں نہ آیا تو نہیں شیدا ہوں بڑا تیرا
یا داتی ہر شب وصل کی حالت ہر
مقتین کرنا میرا منہ کو چسپا نا تیرا

زاد ہون پاس ہوا بیٹھ کے بیک مشہور
عاشق ایسا کوئی مینوش و کعبا تیرا

از نگاہِ قہر اوں سر یا د چون آری ہم
حاجیم بطحا و دریشرب چو زواریم
حق شناسم سولِ مائیت از منکم
حاکم شرعی کجا گو قابلِ دایم
ہر دوند ہب را کہ بہتر نمیداندا
تا رو پود سبجہ و زمار میداریم
گرم کر گرد و سر از شرابِ نیر کو
تا ز شربِ ساغر دیدار سرشاریم

آه سرو و گنج رود و زو شبت ارم	تاب فرقت دل ندارم جفا از تن
منغرا حق ناصحان خج ردند بزاریم	کار ما عصیان مدامی روا بخش
مثل شیخ و برهن کاری نمیداریم	مقصد ما خبر تو دیگر نیست هراسم
تا بگویم باریار زیر طشت دیواریم	سایه بال بهار دل نینچو ایدم
بر زمین پهلوی نقش بود بر یاد ارم	بست در بحر فنا عکس جهان بودم



آن غزالی چشم تا در چشم ما کرده وطن

عنا چون ز گس بمباریم



محمّد بن عبدالصمد حضرت صادق علیه السلام صاحب حقه الله علیه

نفس ناصح نصیر بخشا غفلت	نام ایام ۱۳۹۹	رنگ حسن کی گشتی سوز با ظلم هر چه بود
-------------------------	------------------	--------------------------------------

عبد علی بد بکر خود معوشہ اسیر ہوا
یار کو خلوتِ چٹانہ میں حبِ جلوہ کیا دکھایا



جامہ پہنا امکان کا اور آپنی خود اظہار ہوا



پانچر غامیہ پہر خلا اور اوس نہایا بدم
آتش و آب و خاک سہیستی ہو کر سیکھ گیا
اپنی خوش رنگی ہر مخلوق پہ ادا کر دیا
آپنی عقل کا عمل ش اور آپنی کرسی لوح رقم



آپ فلک اور آپ ملک خود ثابت اور سیار ہوا



جسم مہم خلق بنا یا آپ ہیں خلاق ہوا
شوخ ہوا طائر ہوا اور ناز و ادا میں طاق ہوا
عاشق اپنا آپ ہو اپنی حسن چوشتی ہوا
نزدق کا یہ چاند کو کہہ دیا عورتی ہوا



آر سی و عکس آپ ہو خود دید ہو ایدار ہوا



ہر خلقت میں نغمہ گر سر کو کہایا اپنی کو
آپ نہایت آصفیہ پہ ہو کر سنایا اپنی کو

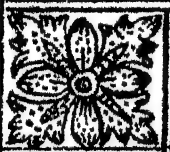
آپ ہی شوق اپنا ہو عشق بھی اپنا ہو
آپ شمع اور پروانہ ہو آپ جلایا اپنا ہو



آپ ہی شوق اور آپ ہی شائق نور ہو خود نار ہو



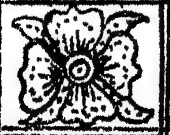
آپ ہی ساقی آپ نشان آپ ہی خم اور خمنا
آپ ہی محراب آپ ہی شمشیر آپ ہی جامِ سیما
آپ ہی نشا آپ خمار آپ ہی پیش و شا
آپ بنایا دوشل یک کعبہ دیگر تیغ نہ



کفر کہوں سلام کہوں خود بسجہ اور زمار ہو



اپنا نخل امثال مرشد کو کہہ دین
غور سر کر فرما تو قال ہی بیجا حال دین
بندہ عین اللہ ہی من اور صابریہ گہر اپنا
نور فتح فجر بھی دین ہوں دق خیر الدین



نیکے بغلیں شیشہ با ہم ساقی کو میخوار ہو



محسن بر نخل مولانا مولوی شمس الدین صاحب فیض علیہ الرحمۃ
کہ نام لکھو آن تہا ہی مستند

جب دلِ باعشق صفا ہو گیا
سینہ پر از نور و ضیا ہو گیا

سامنہ ساجب میرا تیرا ہو گیا
کفر جو تھا دینِ مسیحا ہو گیا

بستِ ہی نصیبو نے خدا ہو گیا
بستِ ہی نصیبو نے خدا ہو گیا

کیا ہی حرارتِ ہر تپِ عشق کی
قیس سے افرون ہوئی پیرائی

رات جو بجران کی تھی ٹل گئی
کیسی دوا بھگو مسیحا نے دی

دردِ محبت کا سوا ہو گیا
دردِ محبت کا سوا ہو گیا

طاقِ حرمِ تیرے کمانِ ابرو میں
کبیبِ عشقی تجھے کیوں کہیں

تیرا بٹایا جو ہدف اپنے تئیں
تیرا تیرا سینہ میں گتے ہی میں

آدمی بتا قبلہ نما ہو گیا
آدمی بتا قبلہ نما ہو گیا

ہو گیا سرشار و دیوانے میں	آگیا حبیب عشق کے میخانے میں
ہر وہ سعادت میرے میرے میں	کیونچ خوشی رشت کے ہو جائیے میں

چند ہی آیا تو ہما ہو گیا

اوسکو چڑھانے حسانی ہر	پی گیا جو بادۂ عرفانی ہر
موت کہ ہر آتی ہر دیوانی ہر	باقی ہر جگانہ سمجھ فانی ہر

فیض تو پہلے ہی فنا ہو گیا

پر دہر چکی آنکھوں نے نشان ہر آ	جلوہ خدا کا دیکھو درہر مکان ہر آ
بلبل کا خار و خس سے بنا آشیان ہر آ	موسم گیا بہار کا وقتِ خزان ہر آ
ایدل پہ شوز مالہ شیر اچکان ہر آ	سنگین لی کو یار کے ہوتا نہیں آ

دلِ تصفیہ سے آئینہ صاف بن گیا	ہر سو بھی جلوہ گرد ہی صورتِ عیان ہر آ
موجود سیرتِ غمین ہر لطفِ موشی	بوئل ہری شرب کی لایا مغان ہر آ
موقوفِ اہ و رسم تو کجاست ہو چکی	اول کی مہربانی تمہاری کہاں ہر آ

اہلِ بان جو چوڑ وطن آب سے یہاں	جنگلِ شہرنگیا ہندوستان ہر آ
--------------------------------	-----------------------------

فصلِ گلین چلنے نعیمائے عید	مطر کو کیا با ترغم ہر صدائے عید
سچر ہر آشیان اپنا بنائے عید	اسلے قمری بل ہر آستانے عید
ہوسر اسر گوشِ گلِ محو نوایے عید	گرسنے خوش نعمتِ نگینِ ادائے عید
یا آتے ہیں مجھے ایامِ فرقتِ کلم	کر سنون فصلِ خن نہیں بائے عید

بن تیر وابر و میرگون و رنگین مزاج

غیر گل ہرگز نہیں ہر دل پر اسے

پر ہے میں شستین آوارہ گم کوہ

اے صبا سے چمن ہو رہا ہے عید

کہلکھنے غنچے گلونکے آگے گلشن میں جا

شاخ گل آشیانہ ہر جا ہے عید

پہنچے تیرا مقصد کو تیرے اطمینان

ہر نیم صبح بارے پیشوا ہے عید

راہ بولا پر رہا ہر بحر و بر سے آفتاب

چاہتا ہے ہر ہیری پاؤں سے آفتاب

اک اشارے سے ہوا شوق القمر پر عجب

شوق ہو کر سب ابھیرا ہے آفتاب

چشم بد وور اپنے چہرہ پر ہمیشہ رکھتا

دیکھتا ہے ہر جگہ ہر دم خج پرست آفتاب

مکانجستی میں تپاؤ کا کہیں نہیں

شام تک ہر درہ نور و مین سجست آفتاب

آسرا لیا کو ہووے یا شفع المذنبین

جب سوائیرے پر آوے شور و شر سے قبا

شاہی ہونے آپ میں مشہور دینے آپ

ہے سدا میں حامد و محمود دینے آپ

دیکھو تو میں مجبور دینے آپ

وہل سدا باعث سعادت دینے آپ

اپنے ضرر میں کبھی دوسرا دینے آپ

کر بود دینے آپ میں باور دینے آپ

میں اپنے آپ ساجد و سجد دینے آپ

اپنے سوا ایمان نظر آتا نہیں کوئی

پیر پانچ ماں پرستوںے نرا دہر دہر

عاشق ہیں ہر فرق کو کچھ جانتے نہیں

ہم کو نہ فائدہ نہ زیان ہر کیسے کچھ

ہم کو نہ کیا میں غیبتی ہستی ہر اپنی کیا

ایکا پر فیض ناصر شاعر سے باشعور

پس عابد اپنے آپ میں محبوب اپنے آپ

ہو حال دوست صاف مطابق بقالِ دوست	بہترِ حالِ دوست اگر ہو حالِ دوست
پنے کر دیکھتے تھے نہیں تھا خیالِ دوست	ابا پی نہیں ہر چیز دیکھیں جہاں دوست
عشاق پر واہی جو کرتے ہو ظلم جو	خوشتر ہو دوستوں کی نظر میں خصالِ دوست
منہ سے جو بولیگا کوئی سیکھ لے طریق	بنجائے ٹھیک ٹھیک دیکھو وہی مثالِ دوست
جینا ستمِ المین نہیں مگے ہو کم	دکھلائے دوست کے یہ خدا انتقالِ دوست
رکھا ہو گرچہ وعدہ دیدارِ حشر پر	پر ہمکوارانِ ہر میسر وصالِ دوست
دیکھو فلک پیماء شب چار و دھڑن	کب کم ہو اوس حسنِ رخِ پیراںِ دوست
بنجائے لفظِ اوست ہی ہی بیک	کر غور دیکھو جو کل حابے دالِ دوست

هر بار گاه و قی مین یگانگی التجا

و یکون سدا عروج به جا به جلال است

انچیکه بقلم گزیر معرفت است

هر چند که در خانه دل کیفیت است

شد گشته چون ظلوم در آن مصلحت است

دیوانه در نجد که هم خامیت است

فرمود که در خیر تیم عافیت است

آن حسی و چالاکی دلا تریت است

نقد دل جانی بخدا منفعت است

از لطف سخن هر چه در آید صفت است

چند آنکه بستم و محروم بدانیم

حق بود چه منصور بگفت که الهیت

سیکویه انالسیلی منصور بگویند

گفتم چرا از آن شوخ که باشی تو سلا

بر نوک مژه سر کشی طعن شکم

عشاق حق اند آنچه مجازی چیتی

او داغ مرا دیده بفرمود چه ماه است

گفته دل زارم صفا محبت است

در حشر چه پند ز شستن بیا یک

گفتند که این نامه پر از محبت است

در بند بکن حکم اسلام نمود

یا سید جهان جهان قطب است

عبد القادر گیلانی
عبد الله علیه و آله الشریف است محمد بن
عبد القادر گیلانی

ارباب جهان بر مذاهب بخلاف اند

تو شود ما فی بحق مغفرت است

تضمین بر غزل حضرت پیر و مرشد میر ناصر علی

که نام بخش صاحب قبله قدس سره ریاض رسول

مثل زنگ لے کہ بیمار است

روز و شب وصل و طلب گار است

عاشق زار پس چرا از دست

ملوہ گر حسن دوس و دلدار است

عاشقان را بہار دیدار است

مثل مجنون کے ہوں دیوانہ
اپنی لیلے کی ہر زبان پہ ثنا
زندگی بیچ ہو گیا ہوں فنا
دل بخود می کند خطابِ انا

ہیچو منصورت بل داشت

دور دل سے ہوتی ہو مضموی
کیا کون اپنی آہ مضموی
مثل عفتِ حصولِ محدود
از کہ گویم ثبوتِ معدوم

ہر یکے در طورِ اظہار است

سیرِ گلزار میں بصدِ شوق
بیلِ زار سا ہوں بانو
قمریوں سا بے جوق با جو
چون نباشد بگردِ غم طوق

سرو من زیب بخش گلزار است

رات دن بسکہ ہجر کا ہر غم
کیا کہون اپنا صاف دولم
دیکھا جس روز سے ہوں و غم
انقدر محو صورتش گشتم

گوئی آئینہ پیش دلدار است

یوسف ثانی ہر وہ یار میرا
مچو دے عالم نہ کیوں زلیخا سا
مدقون نجد کے ہر بن میں ہا
عشق مجنون بحث نشد رسوا

حسن لیلی عیان بیاہزار است

علاء پاک کے نصرت ناصر
رازِ اللہ سے ہوا حاسر
رکوبر واپس دے کے تو حاضر
موجودتِ چشیدہ ام شعر

جام چشم دمام سرشار است

نام تاریخی
خمسه بر غزل مغربی صاحبِ حمت العبد

بار مؤثر عشق بار در سینه ات میخوریت
از شراب معرفت پیوسته ان میخوریت

با وصال شاید اصلی چه امضا میخوریت
با تو هست آن یار و یار تو یکدم دوریت

گرچه تو مجوری از روی اوز تو مجبوریت

باش چون نقش قدم چنان خال کوهر
صوت آهین به طیس باشی سوهر

خوش شام خویش ابروم بکن از بوم
دید که کشا تا به بینی آفتاب و دهر

آفتاب زیده با از روی او ستوریت

چون هلال کیشبه ابروی او دیدن توان
به چرخ قمری مستی لجز او دیدن توان

گرچه چرخ رشید نشان سو می‌آید تون
لیک ویش از بور و می‌آید تون

گرچه مانع دیده را از دیدن شمع نور نیست
چرخ رشید

آنچه باشد در بیابان من منظور
ساقی خواهد شراب معرفت منظور
سفر از آید بدار عشق تا منظور
کز ترا دیدار او باید برآور منظور

حاجت رفتن چو موسی هر کوه طور نیست
چرخ رشید

عارف آن با یکدیگر او سید انفس خود نشد
عاشقی که بانی رسوا می‌نفس خود نشد
همچون مخمور واقع محراب نفس خود نشد
کتابی که او بیایا نفس خود نشد

آنکه او بیایا نفس خویش تن شد کور نیست
چرخ رشید

بر کراپوسه راضی شد دل نشین
آنکه نوشد از شراب معرفت جامتین

ہست غورند ایم از جمال جبین ناصر منقوسے گویدناحق المبین

بشنوار ناصر کہ آن گفتار از منوریت

حکایت از شکر کہ دایم یافته فیض کلام
از محو عشق حقیقی مست میباشند
ہر زمان افوازش می یزد از ہر عطف پاک
مغربی ایاز شمس مغربی خواند بنام

گر چشم مغربی اندر جان شست

پایانین کینے یہ رتبہ سوا محو
گر دیدہ ہر دلی خدا کے ہر پلے
محبوب خاص اپنا خدا نے او ہمیں کہا
کیا ہو سکے زبان بشر سے تائے محو
پیران پر کہتی ہر ساری جان
یا سم باسم ہر ٹھہرا برائے محو
کا اندھا دیار رسول خدا کو ز غم و غج
معراج میں تھی عرض کرے فریاد گج

بیک کو آرزو هر ذل جان سے یہی

انگوٹے دیکھے بارگہ پر ضیا سے عیث

دشتِ دل دریا بانِ العیث

در خیالِ لعبِ جانانِ العیث

ز گس آسائند دلِ بیمار زام

ہمچو سحر ز بامِ نثار و خجود

آتشِ عشقت چو گشتِ بیتاب

یا دُشیمت دریا بانِ فقر

طائرِ جانِ دحلِ من چون شود

سے برد با پاسے عریانِ العیث

خاطرِ م باشد پریشانِ العیث

العیث از چشمِ خوبانِ العیث

ہست دل بیتابِ صحرانِ العیث

سینہ ام گردید سوزانِ العیث

دشتِ آرد چون غزالانِ العیث

صیدِ دامِ زلفِ پیمانِ العیث

موجزن بریاشود در بحبِ قو
 کاشن دستِ جوغم اصرم
 می نمایم بتجویر و زو
 دایما مانند غواصِ ستل
 در شبِ هجران تو بادِ غم
 آرزو می وصل تو دارم مرا
 تان شد در محفلش مار اگر آرد

صبح و شام خوشم گریان العیا
 چاک میسازد گریان العیا
 در شب تاریک هجران العیا
 غرق در چاه زخمتان العیا
 کلید من باشد احزان العیا
 در غم و اندوه و حزان العیا
 هر دم از چهره قسبان العیا

بدکا از خاتم بگو در روزِ حشر

ای شمعِ اهلِ عصیان العیا

قصیدہ موسوم بہ نام تاریخی نظم شایسته

یوزار سپر بلند تر بخدا بلند شایان غوث
بہر اصدق چشم و سیران سنان و عکاش
نہ بدل بگو گنا غنیمت فکر و زجزالم
ز خاوس صدق ای شدم بطریق ابرار غوث
بہر است آیتیا گنا غلب کنم چو خضر قرآ
نہ کلم غرض بود و خاوس دست تشہد غوث
نہ مرست خفاش سیم زوہ لا خورشید و من
ہلم کمال پس ای نقہ کہ چشید نعمت غوث
یوزار سپر بلند تر بخدا بلند شایان غوث
بہر اصدق چشم و سیران سنان و عکاش
نہ بدل بگو گنا غنیمت فکر و زجزالم
ز خاوس صدق ای شدم بطریق ابرار غوث
بہر است آیتیا گنا غلب کنم چو خضر قرآ
نہ کلم غرض بود و خاوس دست تشہد غوث
نہ مرست خفاش سیم زوہ لا خورشید و من
ہلم کمال پس ای نقہ کہ چشید نعمت غوث

یوزار سپر بلند تر بخدا بلند شایان غوث
بہر اصدق چشم و سیران سنان و عکاش

یوزار سپر بلند تر بخدا بلند شایان غوث
بہر اصدق چشم و سیران سنان و عکاش

تو عیت حوصلہ بجا کنی مدحت صفت و ثنا

کہ خدای مالک و سرافراخت مرتبہ دان غوث

ج

محل یارین بکے چلین بار و آج

نشر عشق میں کیا رہو مست است

پائے نازک سر پر تانتر مقصدین

عشقا نہیں ہر تم ایدل و ان حکم

پاؤ آرام سدا زیرِ لوائے کھد

است شافع محشر کو نذر ہوتی کر

مال و جان چھوڑیں کیا دین و آج

جام می با تھد سر لوساتی کر میخا و آج

راہِ محرم میں حایل ہو سہ خار و آج

مذہب ملت ایمان بھی بار و آج

حشر کار و زمین عین ہر دیندار و آج

خوفِ عصیانیں کہ تھک گسکا و آج

زاہد و ملکا وہم شیخ و برہمن بخدا

غلطی میں ہو مصروف ہیں چار و آج

جیسے ہوتی ہیں گل لالہ کھسار کو بیچ

داغِ فقرت میرے ایسے ہیں زار و آج

کعبہ و دیر کی زہنا زمین ہر خوش	کہ ٹھکانہ ہر میرا کوچہ و لہار کیچ
دام صیاد اگر او سکو کہون تو ہر بجا	ہر پھنسا طائر دل شکندار کیچ
گل شکفتہ بین عجب فصل بہار آتی ہر	بلبلکین نغمہ کنان جمع ہیں گلزار کیچ

عمر و دولت ہو فروں شاہ دکن کی یار	رہتے ہیں گویا ہمیشہ رہے دربار کیچ
-----------------------------------	-----------------------------------

ہوں بلا گردان تیرا شمع وین طرح	کیتے ہیں پروانے تاب شمع پر اب طرح
یا اکبری عدہ دیدار بیشک ہر کو	صد مہ فرت نہیں تا روز عشر طرح
حشت گلشن میں بھی گم ہوتی	ہر گمانا ہلکتی ہر چشم کی زگر طرح
گریو میا بی کرتا ہر زیادہ و مہم	ہیں لالہ لاکو ہم جہا تے ہیں جس طرح

بزمِ خوبانِ بیکر کتا ہر سہا پہ دل
لکشان کی صدا کملاتی ہر مجلس طح

کیون کتر ہو وہ بدر پایا ہر جلّٰخ
ہم نظر دید کتر و نسے کھڑے ہیں
بلِ حلب چین ہیں سب دیکھ کے
ہمراہ قیسو کے سدا سیر کنان ہر
قرآن خطایا تو کتاب جسے ہونہ دیکھا
دن ہو گیا عالم کی نگاہ نہیں شبتا
غیرت و خورشید ہوا سکا بخارخ
تو کے لبِ لبم پہ دکھلائے زارخ
ہر یار کا آئینہ سے دہ چند صفارخ
لیکن کہی میری طواف نے کیا رخ
اسی لالہ ر و خطا کے پہ و سکوڑ کما رخ
بلفونین تیرا جگمگای ہر یار چپا رخ

ہر واعظ و دیکھ کو نہ کیوں فرہوا و سکا

تفسیر جواہر تیرہ سئل علیٰ رُخ

پنے دل کا ہر یہ سدا مقصود	حمد حق نعت احمد و محمود
راہِ ایما اپنے بر میں رہتا ہر	وٹہو ٹہتا کیا اوسے جو ہر موجود
کیا غرض ہو جو کیو کہین	یہ ہر نا بود اور وہ ہر بود
جہنہ و ایم ہر فضل حق بیل	کس لئے رشک کر رہے ہیں جود
کام دنیا کے سارے دیکھ چکے	بقوہن انہیں کچھ نہیں ہر سود
چشم حق بین میں مرد عار و نکے	تو ہی شاہد ہر اور تو ہی مشہور

تیرے دو شکل میں نہیں اشکال

کسین عیا ہر اور کسین معسور

نجد میں تفریق کے یہاں میرے بعد نہیں میرا میں ہر حال کیسین جا میرے بعد

خاتمِ رسل کا بے شک یہ یہ ارشاد صحیح کوئی ہو گا نہ پیسہ برنجد امیر کے بعد

منع کروہ دم گلشت مجھے کہتا ہر پہلے میں جاتا ہوں گلشن میں آ میرے بعد

میں ہی تھا طالبِ یدار کٹر کوچن ایک عالم تیرا مشتاق ہو امیر کے بعد

مثلِ قزاق و ہن عشاق بہت اے حکم دفتر عشق میں ہر نام لکھا میرے بعد

محسنِ برغزل حضرت سید افتخار علی شاہ صاحبِ متخلصین
نام تارِ کجی چراغِ محمدی

ہر روزِ آبی رخِ نیکوے محمدی شمشادِ جانِ قامتِ و بگوئے محمدی

ساقِ حرمِ کعبہ ہر ابرو سے محمد
مقلدِ سلیم

ہر پیشِ نظر باز نگہ کو سے محمد
مقلدِ سلیم

ہر اکٹھ کے پردے میں نہانِ مسکونہ

ساجد ہیں بعدِ تصفیہ محرابِ شفا

خواہانِ دینِ وضو کو لئے ہی آبِ شفا

اور کہوئے والے ہیں وہ ابوابِ شفا

آئینہ ارشادِ مینِ اربابِ شفا

معنی جو خدا کی ہر وہ ہر سے محمد

شاہسِ سرخ اپکا مقصودِ خدا ہر

والیل کی تفسیر تو گیسو کی شاہر

ہر نور محمد کو وہی جلوہ نما ہر

دیدے میں سی ہی ہر سیا ہی میں ضیا

ہر عکسِ گن بیانِ رخ و گیسو سے محمد

دیکھو تو ہر سو ہر عیانِ نور محمد

معنی نہیں ہر گز بجاں نہ محمد

یک قطر نمِ عمان ہر روانِ تجرّم
بہر شانِ بشرین ہر نہانِ تجرّم

عادت جو خدا کی ہر وہ ہر خوبِ محمد
سیرتِ رسول

فرقت کا الم اپنا یہ دل ہوتا ہر دم
وصفِ نبوی دے کیا چہتا ہر دم
عجاۓ جنابِ نبوی کہتا ہر دم
سینہ جو تصور سے بہر ہوتا ہر دم

آئی ہر پسینہ سے مجھے تجھے محبتِ دل

حق نے ہر اوہینِ عرشِ معظم پہ لایا
عاشق نے نہانِ وصل ہر مشوق کا پایا
جب عشق نے دلوں کو میری یہ اڑھنیا
معاہدہ کی شب کا مجھے پہل ہر سہایا

دیسے میں کہہ سکتے ہیں میری موعجہ

یہ کہے کے تو صحر کو سمجھتا ہوں چمن میں
بود ہانگی نہ پایا بہ گلِ درو و سمن میں

شاعر سی جو غنا ہوں یا فیض سخن میں قبلہ کے طرف سر تو جھکاتا ہوں فیض میں

الکلیں کھری کی تی ہن میری سوتے محمد

محسن بن غزل حضرت احمد جام زندہ پیل رحمت اللہ علیہ
نام تاریخی فغان روجا

اصول عاشقان عاقل چه داند
مخطوط گشتگان قاتل چه داند

بگویند باطلان باطل چه داند
رودیوان گمان عاقل چه داند

صفائے صوفیان غافل چہ دہ

بدل معشوق را عاشق شناسند
تو چون منصور حق الحق شناسند

که راز حق بحق مطلق شناسند
همه حقیقت حق را حق شناسند

حقایق ناحق و باطل چه داند

شراب معرفت بخشید آسجا

مغان در مسکیده طلبیده مارا

من از دل سیر دل میگیریم اما

شد از نشسته پیر مستی بهیویدا

رموز سیر دل بیدل چه داند

مثال شمس در عالم عیان باش

برون شواز جهان در جهان باش

هیا در حلقه دیوانگان باش

خدا را واقف راز نهان باش

که عاقل نکست مشکل چه داند

ز بحر عشق خود بر ساحل آئی

چو در شغل حقیقت شاغل آئی

تو از خود دور شو تا وصل آئی

چرا در خود ز فرقت شامل آئی

که خود بین حالت وصل چه داند

مکن مانند دل بیابان خود را

سپین بجگر غم غرقاب خود را

توئی کامل و لے دریاب خود را

ببین پیوسته در هر باب خود را

که ناقص سیرت کامل چه داند

تو هر چیز سے که دانی ز دوست هر دم

بهر جانب که دیدی دوست هر دم

قتیل عشق شوا ید دوست هر دم

ردوان از چشم تر گریه دوست هر دم

که هر سر لذت قاتل چه داند

مدام از نار و بر دشت رخ پود

منو از گرم و سرد عشق رخ پود

و لے باید ز در دشت رخ پود

نبی باشند مرد عشق رخ پود

که هر بیدل دوا سے دل چہ نہ

بکن عینا مداحی صبح و شام

شود چون شمس آن تنویر تو شیخ

بنام خواجگان چشت تسبیح

رموز عشق احمدی کر و شرح

نکات عشق را جاہل چہ نہ

ہیں اسکے خندہ نمکین ساتھ لب لہیز

پہنچے بختان دل ہر نعمت عجب لذیذ

ایسی چمک چمک نہ کہی متخف لذیذ

مست است کہ چون زبر غمشین

بہر تہی ساقی ساغر عین العجب لذیذ

ہر چند تلخ ہو کہ تہا دشنام دہی

پیشی مٹی تہن تیری سب کر سب لذیذ

ہم دورا قریب ہو کو حاصل ہر تیر و ستا

خاصہ طعام مجلس عیش و طرب لذیذ

بسم اللہ علیہ السلام

ہم کو کینچو اپنے قدم پاس

پہنچو دستم

تا شرب شریف کے پاوے ملے

ملے لیل

لا مکان دل پہنچ جو اونچ ہو

نکاح کرے ہو کیا آپ ہی صبا ہو

دہریں آپ نہیں بہتر ہو کیا کیا ہو

چل کر شاہد جو ہر پیر کا تیر جیسا

ختم کیم کی مہر آیت کو سنا ہو جیسے

وہ بیٹہ نہ تھا ہر گز کہیں نہ ہوا ہو

خسب اہل شہین ہر ونا نا اہل ہو

طاہر سدرہ ہی کیا عجب کنایہ ہو

ایک قطرہ اٹھ جاتے ہو دریا ہو

اپنی سیر آپ ہی کرتے ہو تماشا ہو

خود بخود اتر گیا توشت میں بچا ہو

سہم کر گیا یکبار ہون گونگا ہو

قاف قلب بشری میں ہر غم غما ہو

عاشق کا توفیق نہ گیا چرچا ہو

چشم دل کھول فرادیکہ قریب شہرگ
دیکھو نہ سہا تو ادھر کس لہو اندھا

بند مصحف خسار کا حافظ ہو جا
نا کہ عیا تو رہے تیر ہر یکت ہو

محفل کو میر مراد رو آؤ نہ کسی نہ
میں نہ زمان صورت ٹیل سوچ و نکل
عاشق کو نفر ما سوز بانے کہی ایسا
دشنام تیر مٹتے سر تو کما تو رہی ہر روز
اگر حضرت نال رحم تو آجائے صنم کو
میتابی دل اپنی ہر ہر روز زیادہ
اور شکل کہی اپنی دکھاؤ نہ کسی نہ
تم غمچہ لب اپنا بلائے نہ کسی نہ
احوال دل زار سناؤ نہ کسی نہ
پرہیز عارض تیرا لے نہ کسی نہ
یک نہ پڑ سوز چھائے نہ کسی نہ
دکھائی دے اپنے پرے نہ کسی نہ



سنگ سے سخمندان و سخن سنج ہیں کہتے
تم پیا سخن بہ کو سنا دینے کسی روئے



ہر داغ کو دیکھو تو ہر مثل پر طاوس
خجستہ سحر جگر پاؤں کو جانب سر طاوس
رکھا ہوا قرآن میں جو صیا پر طاوس
جون ابر کو ہو دیکھ کر شور و شطاوس
عالم کو نظر آنے لگاٹ کر طاوس
ہو تلخ خروسی نہ کہی فسرط و ش



بساتن گل خور وہ ہر ایک پر طاوس
روزگار عشق جو گورے سا ہو قصاوس
ناراضی پہ خطا سیر ہیں یاد سکر بہ عجبال
آہ و بکا دہوان شہر ہر نالان دل مرغی
صد پارہ ہوا چنل گل خور وہ عاشق
سینج کر کہنے سگدا ہو و شہنشاہ



وہا اگر دیکھے تو ایند کو عشق آوے



ہر قص پر نیراد بیان ہر مسر طائیں

مژدن ڈھونڈ باغ و بیابان کو اسپاں

فصل بہار غنچہ گل میں شگفتہ تر

اپنی شبِ فراق کا احوال کیا کہوں

ہر ہنگامی طور سے منظور یاد سے

کعبہ کا گر طواف ہر منظورِ شمع کو

ہر یار تیرا تیرے سرگ جان کو اسپاں

جو قین بین بلیونکی گلستان کے اسپاں

بہارِ دوداہ نالہ سوزا کے اسپاں

ذکرِ خفی بقلب رہو جان کے اسپاں

ہو گردِ راہ مرشد و نشان کو اسپاں

محشر کا خوف ہو تجھے غما تو یاد رکھ

رہنا شفیع و ناصر ایمان کو اسپاں

میں جاؤں کہیں ہرگز کسی سردار کو اسپاں

رہنے دو مجھ کو میری پارِ حصار کے اسپاں

وید ہر اکٹونگی ہر خد کہ رخسار کی پس

ناصحا اپنی نصیحت کو لوتہ کر رکھنا

گل گلستانین ہین اوز غار بیت مجیز

ذکر حج اور نماز اور وہ صوم رمضان

مسکن بانیا میں گنا تیر می دیار کے پس

آپ ہم یک ہی گئی ہیں کسی شیار کو پس

ہم رہا کر تو رسدا اپنی ہی دلدار کو پس

اس سوا اور ہو کیا زاہد و ویدار کو پس

طا سود ہر کیا یہ تیر ز سبھانے میں

بیعت دست ہو چھکواوسی سرشار کو پس

ہو کیا ہی مشتہر سبھان بای کی روش

ہو ای صنف غضب تیر و رفتار کو روش

محشر میں اگر صحت غفار کو روش

ہجہ ہنر طور سے اظہار کی روش

ترتیب کو سیر و مار کر شوکر اٹھا دینچہ

چاہین گرامین کی شفاعت رسول حق

خاہر پسند لوگ کمان کر تو میں پسند
 ہوا ہل دل پسند جو اشعار کی روش
 ہچشم ہو کر گالیان دیتو جو دُوبد
 ہر میٹھی میٹھی آپ کی گفتار کی روش
 صا داس غول پہ دیکھ کر اہل سخن کجے
 صاف اسیر با پی جاتی ہر شہوار کی روش

ہو و لعب میں جا چکی تھیں تمام سر
 ہر یون ہی اپنی طالع بیدار کی روش

ہر چند ہر خوش طالع بیدار کی گردش
 دیکھی جو تیری زنگس بیدار کی گردش
 ہو مستعد قتل تیری جنبش اربو
 کو یا کچھ جنبہ بر خنوار کی گردش
 جسے کہ تھیں دیکھا ہوں کچھ جنبہ ہر
 لپٹی چھ اوشاٹ ٹکندار کی گردش

ہر چیز کہ چاہوں کروں اوس سر کنا
ہوئی نہیں موقوف دل ناز کی گردش
از ہر خدا باہم پہ یکبار تو آجا
ہر روز ہر یک طالبِ یار کی گردش

دلگشت میں ہر گلشنِ عرفان کے عطا
ہوئی ہر جان صاحبِ انسر کی گردش

کون نہ تھا ہر بہارِ رخسارِ درویش
قدر درویش ہر مشہورِ بجاں درویش
ہر فردِ دُنیا نے فخرِ دولتِ شانِ درویش
کاویانی ہر درفشِ آہِ نشانِ درویش
یام از قصرِ مہمانِ نہیں کچھ کام
جس گلہ رات ہوئی ہر وہ کانِ درویش
مہرِ تن کی نہیں پہ قدر ہر اوسکرِ نیک
ہو گیا جیسے عیان از نہانِ درویش
بہتہ و جاہ تو انکسے سوا ایک فیر
کوئی عالم میں نہیں مرتبہ دانِ درویش

بخشدین جان من هر دولت دین و دنیا
رفت و جاده هر پیوسته آزان در پیش

علا هو تر من مقبول محیب الدعواة

چونکته من و عاین بزبان در پیش

همسایه دین کنایه هر ده یار بهارا اخلاص
گرچه ظاهر نهین باطن من هر سارا اخلاص

درشت دل کسب و حشی صحرای جورام
نجد من قیس سوگستا تنها چکار اخلاص

هر عداپنا کمینو کوجو سمجها هر دوست
گرچه ده میخنی کور کبوتر من میار اخلاص

کسین ز کاهای سبجی کتور من زار و نرس
دوستی آو بیگ چا و مدار اخلاص

لایق صحبت شاهان بجز اشرف بنو
پایا کیا رکبه که هر جلا ف شورا اخلاص

ارس نامه من هر اخلاص محبت مستقام
بیوفا و نرس تو بیجا هر گوارا اخلاص

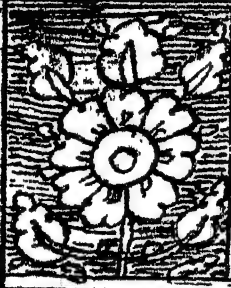
آج تو دوست نہیں کل ہو مگر خدا سے
نہ تعب و نسر کہ تو آپ خدا را اخلاص

طیلا و سیم سو فرد ہم سی سحر خض صحن
وہ ایک سہ جو دین پر ہو گیا رضی
ہو عکس لف سیہ کا پڑو پڑی سطح
ہو ایسا کون ہو بغیر صحن جو عالم سے
سوا سو یا۔ کہ محکوم نہیں کسی سحر خض
کہا پکار کر دل نہ کہ تھی اسی سحر خض
نہیں ہمارے لب لعل کو مٹی سحر خض
بشر کو پڑتی ہو دنیا میں ہر کسی سحر خض

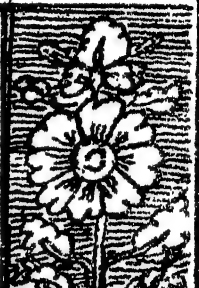
زبان اردو ہو اپنی وطن کی اس عطا
نہ کام تر کی ہو رگستا نہ فارسی سحر خض

یہاں جو تیر ہیں مفلس کو چاہیے بعض
خدا عطا اور نہیں کرتا یہی گنج گنج

عجب نہیں ہر جو با فیض میں مصطفیٰ
ہو رنگِ اشوہِ ذاتی اہلِ نرجِ اہیں
نہ کیوں کرو نہیں سدا شکرِ رازِ قِبابی
کہلا رہا ہر ہمیں گندم و سرسبز
بکفر و شرک زمین و سیاہ چشمن
کہ پا سحر و پین گواہ گلشن و فرجِ اہیں



جو فیض نصرتِ ناہر کسی کو ہو عطا
ندہی بعینِ تمیزی او سکونِ نرجِ اہیں



بات کا تیرے اعتبار غلط
تیرا وعدہ غلط تر اغلط
ان تونے بغیر جو رجحان
طبعِ لطیف اور پیار غلط
جب کہوں حالِ بقیراری دل
کہتا سن سن کے ہر پیار غلط
کب ہوا اندازِ واعضاے دلی
کہ ثوابت کا ہو شمار غلط

محبت سہمیں تیرے کو چکنی راہ کرتا ہوں بار بار غلط

گو کہ بھینس میں مگر عسکری

رہا ابنا سے روزگار غلط

اقرار وصل یا رکاہم پاتے ہیں غلط ایسے ہزار وعدے ہوئے جاتے ہیں غلط

ہو کر ہزار وعدہ یہ ہم سے تیری غلط پیغام وصل دور چلا آتے ہیں غلط

مجھ کو جو دیکھنا ہو تو اپنے کو دیکھو غلط اشکال صاف کھینے دکھانا ہے غلط

خدا کو واسطے اپنے کو جانے

زاہد نہیں یہ سمجھے ہیں سمجھاتے ہیں غلط

سکھانے دار پار پہ ہر مشکاب خط آنا نظر میں خوش ہو بعد میں شبہ

دل کیونہ او سکے چھمیں جاو انکیا

وہ زلف لا جاو ہر امر لا جاو

خوبان حضور جس کے خط بندگی لکھیں

ہر اوس بستی طبع کا اس انتخاب خط

قاصد ز میرا دیا جو بر کنار حوض

دھوٹا والا اوسے غصہ سر باہر کیا خط

تھی یاد زلف مجھ کو جو لکھا کیا شروع

کیا کچھ دل و جگر کو دیا اے طرے خط

ہنکا اسی میں میں غزال لکھ دے اک

جس کا لکھ عمار بعد آب و تاب خط

ہوچا اگر چین ز اوسے عیاں خط

اوسے لکھا نہیں مجھ خط کا جواب خط

دل ہو رہا ہر اوس بستی نو خط پہنلا

عارض کو جس کے دی ہر بستی و تاب خط

کھاگشت باغ بھگون بوقت مطالعہ

خوشتر بیکر رشید کا سالم کتاب خط

اکسا سلام میرا بقدر شوق و اشتیاق
 اس کا صدا و سکود بھی نہ وقت عتاب خط
 او نے لفافہ کو لا تو بس ہو گیا خط
 میں نے لکھا تھا جو کہ دم پہنچ و تاب خط
 فاصد کو بھر کی دیکے لفافہ کو پہل کر
 کہنے لگا پڑا نہیں جاتا خراب خط



حکایت تیرے سینہ پہ مرشد نے جو لکھا
 پڑہ صاف پیکے ایک و جام شراب خط



دیا یہ اس کو تنہا میرا اب خدا حافظ
 کہ بار غم یہ سر پر لیا خدا حافظ
 ہو ایک اے دل اپنا اور اس کے لئے
 فلک کے پہرے میں نہ آسیا خدا حافظ
 پیکے آگے آگے فشا کرے نہ ملز پنا
 کہ خون دکا ہوں بیدیا خدا حافظ
 کھا وغیر کا ہو خوف چشم بہ ہو درد
 عذاب یار ہو پس پر صیا خدا حافظ

دل اپنا میں کشتی شکو دیا ہر حسین
 غصہ باندھتے ہیں تو طیہ خدا حفظ
 خون کیسے کیا کیا ستم ڈھائیگا
 کہ اب تو چاک گریبان کیا خدا حفظ

سدا زبان زدِ ناصر تھا ذکرِ اللہ ہو
 اوسیکو دروہر عینا کیا خدا حفظ

کیا جو نرم میں پیک او سر راگ شروع
 ہوئی بھر کنی دل عاشقوں سے آگ شروع
 بجد و زلفِ بستان کس طرح بچے دیں
 کہ ڈسنا کرتی ہر یک ناگ لگی دو ناگ شروع
 سحرِ جوائیمین صل علی حجاب ہر کیا
 کہ تیرے دل کو کسی سے ہو جولاگ شروع
 جسمی ہر محفلِ عیش و نشاط اسی مطرب
 کہ آدھی ات ہر اب کیجئے ہماگ شروع
 صنم کا صبحِ شب وصل یہ مقولہ تھا
 کہ سر میں دو ہوا میرے جاگناگ شروع

ہر جو خلق حسن فیض ناصر علیہ السلام

مشائخ و مریدان گیری و سہاک شروع

ہو تا ہر نشہ شراب طلوع

اوسکا زلفون میں عارض شود

رخ ہر تیرا نقاب میں کہ ہوا

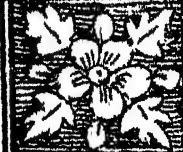
ہجر کی ایسی بیستہ راری ہر

دل بیتاب کا ہر داغ کہ جون

دور کر رخسے اپنے برقع کو



فیض ناصر ہر پاسا عطا



جب ہوا شب شباب طلوع

دماغ سینہ کا ہر میرے اور سبکی محفل کا چرخ
کیا اندھیری پہنچ کام آیا ہوا یکا چرخ

بام پر ہو کر ہر آہ دماغ دل دیکھو میرا
ہر نظر آتا بندھی پر سے قمر کا چرخ

گذشتی تاتبک نوشیر واکا وصف ہو
اسم روشن ہر جانین شاہ عمار کا چرخ

خوف ہوا ہونکی اندھی کا مچھرتا
کل ہو جا سے مبادا ماہ کامل کا چرخ

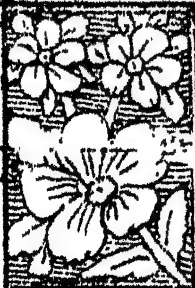
ذات حاتم سر قبیلہ طوکانا می ہو گیا
حشر تک روشن ہیکار و باذل کا چرخ

ہو گار روشن تیر چرخ ہر مہ سر دیکھ لو
مشتعل ہر ایک ڈاغ سیدہ دل کا چرخ

فیض ناصر سر دل بٹکا ہر روشن ترسدا
گل نین ہونا کس آنڈھی سے مقبل کا چرخ

گل نین ہونا کس آنڈھی سے مقبل کا چرخ

دیکھو ہرے نادان کلف طرف	ف	جلوہ نور خدا ہر طرف
ہر ہر ایک کی طبع اہل زر طرف		کون خاطر داریے نفلس کے
پھر رہا ہوں دھوٹتا سر طرف		اشنا کوئی نظر آتا نہیں
ہیں رقیبوں کی نگاہیں فر		از پس دیوار آگھر میں سیر
دیکھو لیجو میری چشم تر طرف		روز و شب رہتا ہوں اربن زار
اک طرف گاہے گے دیگر طرف		دو دلی انسان ہو تم احقر



حافظ و ناصر میں عبادت سے



دہیان رکنا شافع مجھ طرف

ایلا بیان ہر سیر بیان فر	ق	کیا کہوں آہ داستان فر
--------------------------	---	-----------------------

داعما سے دل و جگر دکھو	یہ شگفتہ ہر بوستانِ فراق
سیرِ تما نعمت وصالِ سہو	اندون میں ہر صمانِ فراق
اس کا انجام دیکھئے کیہ ہو	ہاتھ میں اسکے ہر عنانِ فراق
اب کہاں موسمِ بہارِ وصل	چمنِ دل میں ہر حسنِ فراق
سجھتے وصل میں ہی گریگی	کہ نہا ہمو کچھ گمانِ فراق

لجاکر خدا سے امرِ عباد	
دور ہو جائے تازمانِ فراق	

نمونہ تم خدا ہی کا ہو بیشک	میں بندہ ہوں تمہارا اب تو بیشک
مظاہر اس پہ تم ظاہر کئے ہو	نموتم تو خدا ہی کیوں ہو بیشک

ہر امید و فاقم سے میری جان

فقط کہنے کو میں تو معرفت بھیرا

تمہیں دیکھنے کے میں پوچھوں خدا

تیری نا آشنائی میری الفت

دریچہ اپنا تم کیون کہتے ہو بند

خطا کارِ دوام بندگان ہر

مجھے فران یہ ہوتا ہے کیا خوب

میرا دل دیکھ کر ارشاد ہوئے

میں کہہ اپنے کو پایا تم کو بیشک

غلط کی مین کی معنی تو جو بیشک

یہ اچھے یا کہ تم اسب بد بیشک

ر کہو کلٹے میں انکو تو لو بیشک

نہیں جاوے گا عاشق کہو لو بیشک

سدا عادت ہے تیری عفو بیشک

ہیں تم جو چلتے سو لیلو بیشک

یہ بہتر جہنم میں اب لیلو بیشک

ہر زندہ عساکے جان شمع

سیحام بھی آکر دیکھو نیک

غیر کر مہر و چین کو جسکے وہ ٹھٹھک	خونے میرا نیکے ہر ٹوکہ ہمیں چپک
آج خدا ہی جا عاشق کتنے در سترین	جان لگی ہر سائے تلوار او سکی از خود سبک
جبکہ غدار یا عرق آلود مجھ یاد آنے لگا	سبک گہر کھڑے حسن چشمہ کلڑ ٹٹک
بلبلین گم نام لان ہیں یاد دل گل	نکلی وقت تار زنی مستار آتش بھر ٹٹک

فیض کلام ناصر سر سنا ہر شرف ایسا	
خلق حسن سزا دسکر ہی بوسہ عطر ہر آفتی ٹٹک	

جانتے ہر گز نہیں ٹھکویا نیکے عام لگ	متلا میں کا رو بار و دہرین خام لگ
یا جان بزرگ بوسہ وفا او نہیں فری	صاحبو نسو بیوفائی کر تو نہیں خام لگ

ابرو و خمدار او سکی دیکھتے ہر کہہ نہ

کر کے آئے وعدہ قالو ابلی ہجایر

پتھہ مجھ یوانہ کے اطفال ہتی نہن

گر چہ ظاہر نام ہر اس ملک کا ہندوستان

یساں سپاہی اودہ جوتے صاحب ہار

کیوں داکر تو نہیں ہین اپنا دام

جمع از بہر تماشا ہین بسف و باہم

ایک میان بستی میں لاکھوں سال

یونٹ اچھٹا کہم اوسکا شکریہ لاوین بجا

پارہے ہین جیکر عہد خاص میں کام لگ

کینان کنٹر سر کتاب کی راہ دہ

دسبہم تہو باہر فرود نہر ہار دہ

لیچا بتخانہ کی جانب قضا راہ دہ

کیا کریں کس سر کہیں پار دہا دہ

بہت شکار تہنگی دل میں آنا ہر

سور کہ جب نکلا تہون تازہ شاعر

کسیکے دل کی ہر خبر کسکو ہمیں بیدار
صاف کہتا ہوں غلط ہی یہ تمہارا درد

فیض بخش جناب ناصر از خلق حسن

پالیا تھا کیا حاصل پیارا درد

شعلِ نیناس می گماں درد

رازد حق درد گزار درد

تا سحابِ عشق بارو درد

بنا ہوا بار سے بیمار درد

صوتِ دل دارم پیارا درد

چند باشی مجھ دہر بے ثبات

باعثِ اظہار آدم شد تو

در ورق گردانی باشی دیا

کشتِ عازم سوئے کعبہ حاکم

در مدینہ شہر اردو درد

قصیدہ موسوم خاتم زمرہ نام تارینحی

نقدیق بر جمال غوث اعظم	فدایم بر کمال غوث اعظم
قدیم برگردن کل اولیاز	ز سنی جاہ و جلال غوث اعظم
بصیر مرغ جاننا و اندوم	بیاشد زلف و خال غوث اعظم
چو خسار مبارک هست خورشید	بود ابرو و ہلال غوث اعظم
بزرگان جهان سادات عالم	ہمہ اولاد و آل غوث اعظم
سماں و قال غنیمت بر سابق	سراسر حال و قال غوث اعظم
بدر گاہ اسکے در وقت شب	ندار د کس مجال غوث اعظم
بیچ ان فی زانو یافت تکریم	کشید ماہ وصال غوث اعظم

بکن سیر باین تشنه دهان را

بدست آید کنم کحل الجواهر

دلانا در جهان خلق عظیم است

آهی میر محبوب علیجان

بماند از شرور و هر محفوظان

آنکه از زلال غوث عظم

اگر خاک نیال غوث عظم

همه داند خصال غوث عظم

غلام فرد سال غوث عظم

با خصال کمال غوث عظم

ز صدق دل بعالم است

عبودیت یگان غوث عظم

نیکوترین بطعشق جوادش را با هم

بوناخته اسهو گیاره زلال عین کمال

فانی بی هوگو تو بهم برین تاسه

یافاده چونید کی پادین صا

راضی تو ہو چکا ہیں رضا پر تیری رضا
ناراض گرچہ میں ہیں اسی رضا ہوں ہم

ہوتا نہیں شنیدہ کبھی یہ کرمثال
نظر و نہیں ملے کہے بتلو کہیں گردِ اسی ہم

ایسا اگر ستری نامہ بر حسین
پیغام بھیج دو نیگے بادِ صبا سے ہم

کر بند چرا کہیں سو گئے ہم
بس اپنے میں آپ کو گم ہوں ہم

ہر اپنی نفی بشکل اثبات
اثبات نفی سے ہو گم ہوں ہم

پاؤں کے ثمر ہی ادکا بیگ
جس تخم کو آج بو گم ہوں ہم

بہ باہم نہ وہ ہوا برآمد
کل کو چہ میں ادسکے جو گم ہوں ہم

ایسا ناصر سے بہراہ شہ

کر سینه کو شست و شو گنہگار

بدل و جان تیر کو قربان ہیں ہم	بندہ بندہ فرمان ہیں ہم
بندہ بت بدل و جان ہیں ہم	کافر عشق مسلمان ہیں ہم
پار ہر نورِ نظر سا آگے	صورتِ آئینہ حیران ہیں ہم
صبحِ انجم سانہیں آتے نظر	زات کی رات کے مہمان ہیں ہم
دردِ دل پانیا بیان کرتے ہیں	گو کہ ظاہر میں غرور خان ہیں ہم
جسم گل خوردہ سرا پا ہیگا	صورتِ سرو چرخان ہیں ہم
ادسکی شمشیر ادا کا عجب	دہن زخم سے خندان ہیں ہم
خطِ رخ کی تہی تیرے یاد دل	اندھون حاملِ مستران ہیں ہم

فیض ارشاد و جو ناصب کلر ہوا

ہمنا صاحب عرفان بین ہم

دنیا تمام کر دی خوفِ رب جاسم

کب پر گزیرین وعدہ قالو بلرستم

انگبین میں اگرچہ خطِ دل رہا ہے

ہر چند چو مین حلقہ زلفِ تو اسم

کو لاک ربط رکھتے ہیں بادِ صبا ستم

کہنچین کہی جو آہِ غم نہ لہا سے ہم

پہو کہین گر تھکوا تشر آہِ رسا ستم

امید کیا وفا کی رکھیں ہو فاسم

دم بندگی کا مار چلے ہیں فاسم

پا بال ہو دی سنہرے روزِ زمین سبھی

مکن نہیں ہر چوٹا زنجیرِ عشق سے

ہوئی ہر کب شگفتہ از اغدا کی

فرا و قیس شعلہ نفا و ٹہ کلرین بھی

ایدل گلزار ہو تو زرقاب کی طرح

اور جادو اپنی خاک ہاں پر تو کی عجب

دلک پینہ ہوا تو ہوا خاک کی حصول

سرگشتہ ازل میں کہ مانند آسمان

ہنزاؤں ہم سفر ہو کر خاک ہوا سہم

برگشتہ ماتوں ہاتھ ہو کر میں صفا سہم

جو سر جگامی بیٹھو اب تک صفا سہم

ظلمات ہو جہاں بھی اور عینا آن میں

دین گر نظیر ماہ کو رو صفا سہم

خدا یا یہی تجھے پوچھا کریں ہم

دوئی جب نہیں ہر تو پر کیا جات

نہیں اب یہاں کچھ مزا گفتگو کا

میرے ہاتھ سے دستِ نازک ملا کر

تیرے گہرین ہر بت کا پوچھا کریں ہم

ضم اور خدا کو جو کہا کریں ہم

کہ ہر گھٹ میں تجھ کو ہی کیا کریں ہم

لگے کہنے عاشق سے خجائیں ہم

خفا ہو کے غیبا تو کچھ بھی کہا جا
اسکی خوشی اپنی سمجھا کرین ہم

خود بظہر مانا صحا دربانہ کبیریم	تو نہ بشناسی مراد کا نہ کبیریم
در گلستانِ جان از نگل باز گدوبو	ہچو خار افادہ من در کوہ ساریم
جستجو میار کردم خویشتن ایام	شکلِ خود پیش منست آئینہ داریم
و اعطا ہر بار کوئی رازقِ خود دانش	این نمی فہمی کہ من خود ز فخر آیم
اصطرابِ دل چو سیلاب و نیابا شمر	اختیار نیست من در اختیاریم
در حقیقت صیوتِ برگِ خزانم درو	مُلِ نیم تو خود بگود لہ از خاریم

عابد ہر وقت حق کوئی کند مقصودا

ناصر انصرت بده من راز دگر یستم

من بدل محو عذار کیستم

همی نمیدانی مرا امر جامه زیب

من ترا دلدار خود دانستم

همه ر باد صبا وقت سحر

صورت نقش قدم در گویشت

خواب و آرامم ز دل بیرون شد

دوره نبود بدستم اختیار

حق شناسم محو حق گونی شده

اتمیند دار پیا کیستم

من بجان و دل نثار کیستم

تو نمیدانی که یا کیستم

بوس گل آسا غبار کیستم

خاک گشتم خاک بار کیستم

روز و شب در انتظار کیستم

پس بگو در اختیار کیستم

همچو منصورم بدار کیستم

چشم منو شمع اندر بزم عشق
ساقی گو در کنا کیتم
سرخ دل گوید زلف و کاکلش
من نپدا غم شکار کیتم

در تخریبیت عینا مثل عکس
است یازم ز بکار کیتم

یہ دور و زبان پیری سدا ہے حضرت خواجہ معین الدین

اور مجھ کو وظیفہ صبح و سدا ہے حضرت خواجہ معین الدین

جسوقت یارت کہ حاصل میں عرض کیا جو چاہا

حاجت وہ میری ہر ہوس و سرکایا حضرت خواجہ معین الدین

کہتے ہیں تمامی خلق اللہ ہیں ہندو کن کے شاہنشاہ

❀ واللہ کہ شاہ ہر دو سراہی حضرت خواجہ معین الدین

بختہ ہیں جہانمیں اہلِ چشت ہر ایک کو سمجھیں کہ چشت

❀ بخشنده جملہ فیض و عطا ہے حضرت خواجہ معین الدین

❀ ساجی غلام چشتی ہے جو او سکر گنہ کی کشتی ہے

❀ ساعل پہ او سکر لای نجد ہے حضرت خواجہ معین الدین

تجھے جان کر میں ہوا بود ہون

نہیں چاہتا کچھ اس سرِ قمر و ہون

مقرر میں موجد کا مقصد ہون

کہ ہر ایک کا سود مسجور و ہون

تو معبود میں عبد نابود ہون

تیرنی ولت وصل ہے خوب شکر

ہر ایجاد یہ میری تیرے لیے

ہرین سا تون خاک میری ساجد

ہر ایک عبد طالب نہ کیوں ہو میرا

میں عطا ہوں سمجھو تو معبود ہوں

اپنی درخواست بھی مزید نہیں

رُوسِ یہ کون رو سفید نہیں

ور نہ کچھ بھی یہاں پدید نہیں

تیری قدرت سے کچھ بعید نہیں

ہم تو کچھ آپ کے جد نہیں

لطف و اشفاق سے تیرے دایم

ہر طور اتمہارا ہر شکر میں

مجھے الطاف کی نظر ہو سدا

رہو عابد برضے والا

کچھ تقاضا میرا شد نہیں

دکھا دے تو گلِ راحتِ خدا یا باغِ مستقیم

کسی وٹ قرار آ نہیں سدا لکھو قہرِ تین

نہیں یک بدر ہی گھٹنوں لگا ہر گھیکر گھو
 نہ لیٹے نینداقی ہر نہ بیٹھے چین پڑتا ہر
 فراغت میں جو ہمدم ہو خوشامد کو نکربا
 تیر صحریت کر عاشق ہو مقولہ ہر کا
 ہر سوئے ہستی میں ہر ایدت کا گین

کہ مہر خاوری ہی جل ہا ہر جھمکن
 لگا کر دل صنم سر پڑ گئے ہم ایک فتن
 وہی ہر آشنا جو کام و سر درد وین
 پری ایسی پرستانیش ای جھمکن
 ندکیا پہوں پہل کیسے میں ناخلفن



دعا کیا کی ہر ہر آن محبوب الہی
 ترقی ہو میرے آقا کی ہر شان شوکین



یہ طرف نوریزدانی محمد شاہ چشتی
 جو ہر ہر طریقت حضرت خواجہ حسین الید

بفیض احمدی بانی محمد شاہ چشتی
 نمونہ با علوشانی محمد شاہ چشتی



غداست سرهوائی هر جایشنی بسکینه
 که شمه خاموش کمرانی محمد شاه چستی
 نه کیو که طالع بود دل این پانه ساقربان
 چراغ بزم عرفانی محمد شاه چستی
 ده جاده شاه مقصود کا و کمالی زمین
 با نور درخشانی محمد شاه چستی
 شراب معرفت سحر طالبی تهرین
 نهی ساقی فیضانی محمد شاه چستی
 مثال ثابت سیار محفل طالبون کنی
 قمر با نور نورانی محمد شاه چستی
 حقیقت میں حصول چشم و لسی در شک
 خدا بینی خدا وانی محمد شاه چستی

نظر آتا نہیں ہر صابری بنا کہ پیرایا
 علیم فیض ربانی محمد شاه چستی

نہیں فکر محب کہ بیان جان تیرا رنگ مجھ میں جو ہر زمان



نہ سمجھ کے کرتے ہیں وہ نیاں نہ سنوں نصیحتِ ناصحان

جسے دھونڈ ہتی ہے سبھی جانِ نغین جانتے کہ وہ ہے کہاں

میری چشمِ دل میں ہے وہ عیاں وہ سب سمجھتے ہیں عارِ عیاں

توئی اولین توئی آخرین توئی آسمان توئی زمین

توئی قبل ما توئی بعد ما توئی عرش و کرسی و لامکان

دلِ زار ہیگا پُر از محن کیا عشقِ رونقِ انجمن

کہوں کیا کہ قُذرم موجزن ہوئی ایک قطرِ دینِ ہر دوا

جو ہر یکِ مانہ گیا گذر وہ جد ہر ہر ہم ہی رہیں اودھ

نہ کیو اوسکی ہے کچھ خیر نہ سمجھتے ہیں اوسے اپنی دھ

رہے کعبہ میں کبھی دیر میں تھے حجاز و ہند کی زمین
 رہے کعبہ و دین سے وہ غیر میں ہو کر شیخ و برہمن اندر
 عجب آئی فصل بہار ہر دل لبیل اوسپہ تار ہر
 کہ وہ ایک تابہ ہزار ہر کہ ہر ایک عنچہ میں گل
 لب بام وہ ہوا جلوہ گر نہ وہ مہر ہر نہ وہ ہر تہر
 مجھے آئی قدرت حق نظر کہ دیا دکھائی وہ ناگہ



تیرا کیا اب ہوا دل صفا کہ ہر فیض سرشار کیا
 رہا عشق اچھڑا مصطفیٰ تیرے دہلیز میں تو ہوا ازاد



ختم انجام خدا نجان کہاں جان دن کس پر چوں



رہا عشق اچھڑا مصطفیٰ تیرے دہلیز میں تو ہوا ازاد

هوا و قلبن و دم حدین قاب میان نه

بجای یاقی هوش پلا جام مجریش

اراده نه دلکا هر تاسد سپنج جاو

پسند این یک یکیت سز قوال هر شک

شگفته مثل گل هر آن پنجر عشق کی نه

تیر قوی صیف هر کس نهین بکن بنجاو

تیر ناز و کشیده پر سر اسردل تصدیق

و کما تو ناصح نادان کہا جان و کس چو

سخن لکشب هر عنوان کہا جان و کس چو

نهین هرین سپنج همراہ کہا جان و کس چو

هرین قشع کر کریند اکہا جان و کس چو

نهین هر بنجاو تاب اکہا جان و کس چو

هر ششید و مسکف اکہا جان و کس چو

میر حلی بن چو بن کہا جان و کس چو

نفس ناصرا و عیالکے ہزارہا حاصل

نہ کہہ دین قوی کہہ غور اکہا جان و کس چو

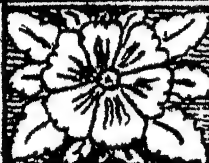
مخمس غزل حضرت شاہ مونس صاحبِ ارحمہ کما تم بیا بخش مقالیدِ لیت

مرجعِ چشتیا معین الدین

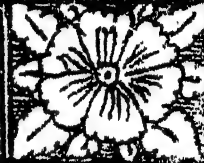
ہر حبیبِ خدا معین الدین

مظہرِ کبریا معین الدین

مایہِ اولیا معین الدین



دَلِ سَبَرِ مُصْطَفٰیؐ
مصلی اللہ علیہ وآلہٖ وَاٰلہٖٓ وَسَلَّمَ

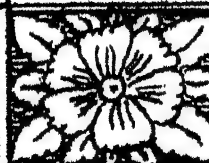


دلِ جانِ سر تو دلِ ہر تمپہ خدا

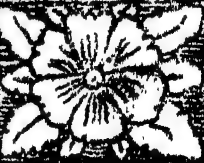
فرضِ ہر وجہِ سائی ہمکوسدا

عَلَيْهِ سَلَامٌ
سمسہرِ انبیا حبیبِ خدا

آپ کی مجہدِ سر کیبِ ثنا ہوا دوا



چنبہ مر تفسیرِ معین الدین
عَلَيْهِ سَلَامٌ



عرشِ اعلیٰ پہ ہو گیا گہرِ تھا

پاسے اقدس پہ جب میرا سترِ تھا

خطِ ہندِ حبیبِ رُخ پر تھا

تو تو بندِ دلِ مینِ ظاہر اگر تھا

نہ کوئی تمسا ہوا معین الدین

ہو مخاطب اگر جاے رسول

گنہ امت کے گرتاے رسول

صلی اللہ علیہ وسلم
والہ وجہ ذکر

ہر لقب آپ کا عطائے رسول

عفو کردیگا رب راے رسول

ارد مجسپہ عطا معین الدین

ہر دل ریش پر میری دم

فضل و الطاف اور تمہارا کرم

اسم اعظم تمہارا بس ہر دم

کیا لکھوں فی صفت خاص لیکے قلم

ہر وظیفہ میرا معین الدین

آپ کا فضل مجسپہ ہر لازم

کشورِ ہند کو ہو تم حسا کم

میں مشہور آپ کا خام

آنا ہر بنم مین رہوں نام

ہوں بڑا یا ہلا میں الدین

ہو لو دشمن تم نہیں مجھ کو

فخر تم سے ملے یہیں مجھ کو

در بدرست پہر میں الدین

جو میں چتا ہوں تجھ سے دگر مجھ کو

لوگ گتے ہیں آپ کے مجھ کو

جلد کیجے رہا میں آئین

عابد رہ تو اس پر خاموش

غصہ عیاں کی کر میں خاموش

ہر وسیلہ تیرا معین الدین

خمسبہ نعل حضرت عیاض میر در علیہ الرحمہ نام تاریخی آن ہفت اختر

بنجاوین کھربا تو بہان گاہ ہر نہین

حسکی چکور بن رہین نہ ماہ نہین

جز اپنے دل کو کوئی تو ہمراہ نہین

مہر خند تیرے سمت سواراہ نہین

تسیر ہی آہ میان کوئی آگاہ نہین

داخت یا چین ہو کوئی لیکار

مہر خند رہوین گوہر ارشاد سی ہر

صفت کون کچھ جو بیان کو ڈاؤر کر

وہ مرتبہ ہی اور ہر فہمید کے پیر

ہم حکو و دستر بہین وہ اللہ ہر نہین

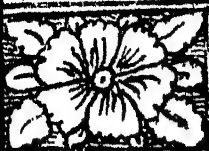
کاؤس و ہم سکندر و افراسیاب

پاؤر تو ہند و چین و عجم کشور

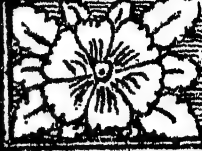
بہم ہی فلک سر کرے کچھ پیر کی طلب



مصرف تہ بعد اس سیا و دوزخ



دہوٹا پر پندرل میں تو کچھ چاہن



ہوتی ہر شکل ات ہی کیمت سوعیا

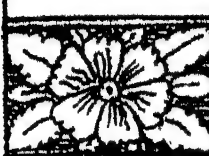


شعلہ دہر میں ہر زو برہ ہرنا

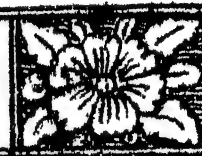
انسا کئی فالت ہر خدائی کر نہیں



ایدل میں تیر و بر و کیا کون



بازی کمان برسا پیر شاد ہی نہیں



ہر خلق تجہ میں گرہ ہر تو دیاں خلق



بالا آسمان ہر صدراع شان خلق

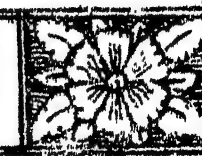
سورنگ ہی ہین جلوہ نما کون خلق



تو بادشاہ خلق ہر در شاہ خلق



ایسا تیر سوا کوئی دلخواہ ہی نہیں



ہر شہر ہما کا یہ منظر ہر شہر



اوسکے ہوا کیونہیں چاہتا دل

ہر آن اوسکی یاد سوس ہو کر مٹل
 کرکتے ہو کہ ہر دہی دمی ہی مٹل

نوراء پرین سب کوئی گمراہ ہی نہیں

حکا جو یاد آ یک یکا بخال خطا
 انگہو نے صاف بہتو میں نیل غم

کیونکہ ہرچ پریشان ہر فقط
 امر در داو سکواپ میں ہوتا ہے

بیرون در تو اپنی قد مگاہ ہی نہیں

خمنہ نعل حضرت شاہ میں صاحبہ اللہ علیہ نام بخجی آشکد رقص

دل یرا نکو بسا یا تجھے میں جانتا ہوں
 اپنا گھر آپ سجایا تجھے میں جانتا ہوں

بجھا ہمد نہ نہیں پایا تجھے میں جانتا ہوں
 اپنا محرم جو بنایا تجھے میں جانتا ہوں

جیسے منہ پر کہوں چسپا یا تجھے میں جانتا ہوں

میں فریاد مٹا دیکھا چہرہ تہا کہ
تیرا چہرہ تھا نظریں کہ سیہ تھا
بند کھنڈیں لازم ہر تھکے گرد کیو
تو اگر بولا تو بولا میرا صاحب محکم

میں نہیں جھکو بھلایا تجھے میں جانتا ہوں
میں نہیں جھکو بھلایا تجھے میں جانتا ہوں

فہم میں آتا ہر بے فرما قمر کا ہی
کاش دہر میں ہر تو ہی ایک سر پہی
یک نامہ میں ملا اب تو ہر عشق قوی
سب نامہ میں بہا دہر ہر بھاب کوئی

نہیں تجھ سے نظر آیا تجھے میں جانتا ہوں
نہیں تجھ سے نظر آیا تجھے میں جانتا ہوں

بند و رازہ میرے کرا کر کہہ جلد تو کہو
اللہ اللہ سراسر یار میرا دل سے کہو
دہر کا دل میں ہمیشہ ہر خدائی کمال
دل میں مجھ سے میری میں نہیں بول کمال

دل میں میرے تو سہا یا تجھے میں جانتا ہوں
دل میں میرے تو سہا یا تجھے میں جانتا ہوں

ناصر نام تیرا ہر میل ہر جا
دین دنیا میں ہر اب تو ہی بس انا فضا

نیک کو چتے ہیں سب تو ہر بد و کا فضا
بدھون یا سیکت میں تیرا تو میرا فضا

جھکو پایا خدا پایا تجھے میں جانتا ہوں
جھکو پایا خدا پایا تجھے میں جانتا ہوں

کچھ ہی کئی نہیں بیتا ہر تیرے ڈرنے
شعبہ کی کرتا ہر پیشہ سے شیشہ گرنے

مان گستاہی جو تیرے دل مضطر نے
کاٹ کی تیلی کو جسطرح ہر باز گیر نے

ناچا میں جیسا نچا پایا تجھے میں جانتا ہوں
ناچا میں جیسا نچا پایا تجھے میں جانتا ہوں

جنگل ہوش اگر ہو تو بھریار مکوش
ناکہ لاوی ہر محبت سے تیرے میا جوش

شاہ خاموش ہیں فرما تو ادھر کر گوش
بات کرنی یہی بہتر ہے تجھ کو خاموش

تیرا بندہ ہوں خدا یا تجھ میں جانتا ہوں
تیرا بندہ ہوں خدا یا تجھ میں جانتا ہوں

نمیشد غزل خباب آغا و اود صنا سجاد حضرت مجتبیٰ حسنا
 بدری علیہ الرحمہ نام تارینخی لغنیہ

ہوا ہون پروانہ شمع و کاجلار ہادل کو تار میں ہون

بجز دنیہ ہوا کے مانند شکے قیدی جبار میں ہون

بجہ لے ناصح کہ اب تو غرقاب میں نبات کے آئین میں ہون

یہ نماز کیسی کہان کار و زہ ابی میں شغل شراب میں ہون

خدا کی یاد ہو گی کس طرح پیڑ کے فروغ عاب میں ہون

نام احوال عشق ایسا نہیں سنا تاہن میں کسی کو

بشایہ شید داغ فرست نہ میں دگھاتا ہوا میں کسی کو

بسو میخانه مثل ساقی و ساقی لانا هون میں کیسی کیسی
 چہ شراب کا شغل ہو رہا ہر بغل میں پاتا ہون کیسی

میں سور ہا ہون یا جاگتا ہون خال میں ہون کہ خواہیں

کبھی مسلمان کبھی ہون کافر کبھی ہون فاجر کبھی ہون

کبھی تو مسجد میں ہون مصلیٰ کبھی تو ہون تباہ میں ساجد

وہی ہر مقصود میرا ہر جا وہی ہر معبود میرا

کبھی نمازی کبھی شرابی کبھی میں ہون نہ گناہ زد

خدا کا ڈر ہر بتوں کا کہ ٹکا الہی میں کہ

نہ واعظوں کا نہ زاہدون کا نہیں چہر خوف ہو کہ

ہر اسم یا مہوربان پہ جارہی ہمیشہ رکبتا ہوں شغل و ہوا
 مدام کرتا ہوں ذکر ساقی شراب اور شیشہ و سبکو کا دیو
 نہ چھوڑا اس وقت مجھ کو زانہ میں یہ موقع ہر گفتگو کا

سوار جاتا ہوں وہ شرابی میں حاضر ہو سکی کا بین ہوں

بغیر ناصحہ کو جگہ پہ راز عشق ہر سب آشکارا دیو

یہ ورد نام رسولِ برحق شفیعِ محشر ہے اور کوسمیا

حبیبِ حق خاتمِ رسالت وہ میرِ شرب ہر شاہِ لطفا دیو

قیامت آنے کا ڈر ہر کیسا ترس داور و سر کیا ہوا

حساب کیا کوئی مجھ سے لیکتا بتا دو میں کس حساب میں

(۹)
 رکھ دل میں تصور مرشد کالا اپنی زبان پر اللہ ہو
 وہ مولا اپنا ہادی ہو دیکھ او سکوسر اسرار ہو
 فرمے جو طاہر خیر شہر میں ہیں سمجھ وہ مالک ہو
 رکھ صورت مرشد پیش نظر کہہ اللہ ہو پھر اللہ ہو
 خالق ہو وہی رازق ہو وہی عاشق ہو وہی معشوق مجاہد ہو
 دل پیچ سمجھ کر الا اللہ کہہ منہ سے ازبر اللہ ہو
 اس ذکر کا دایم شغل رہے مرشد باجارت جیسا کہ ہے
 باقی نرے میں تو بخدا پھر پادین اظہر اللہ ہو



طاہر عبادت یہ بہتر ہے عبدیت اپنی چہیت اگر



بار از خفی و رمز حبلی تو ذکر کیا کر اشد مؤ

کتنے ہیں جو سب آدم ہیکو ہیکو یقین تادم ہیکو

س جسم میں جیت تک دم نہ رہے تب جان کہیں عالم کو

جب تک نہ ستون ہو دی بھکان قائم وہ مکان تباہی گمان

ہر قدرت خالق جسے عیان سمجھو وہ ستون حکم ہیکو

ہم صورت انسان تھے ظاہر باطن میں نہ تو انسان مگر

سب اہل بشارت دیکھ بشارت سمجھے جب آدم ہیکو

اگر عزت ہو تو آپ سے ہو اور ذلت ہو تو آپ سے ہو

جو کچھ ہو سو آپ ہی ہو مفہوم ہوا حمد ہم ہیکو

وہ ساجدِ طاق دیر و حرم ہیں شیخ و برہمن ہر فردش

پاروے بنان مسجود و ہر جب آتا ہر نظر و جسم ہنگو

ہر غافل و ناصح دم دیکر کیا دکھلاتے ہیں ہر دم

از خالق حسن مرشد نے کیا بار از خدا محرم کو

کیا چر گو یوں کام رہا منعرف کا جدم راز کہلا

نصرت یہ خدا ناصر کے کرم سپا ئی ہیں حاکم ہیکو

ظاہر نہایش سبز جگہ پر مسکرت شمع شہ

عادت کچی کی ہوتی ہر خوب کو بے چین

کب تم باؤں سد سجا کر ہیں چہرہ و گان

جدم گاہ پاک سر مرقدین مردہ ندہ

ایرنا صخ مادان تیر در هم تیر بند کز
 هر کیا گیرین و س مایر کوه خنده بنه

جو عشق کا اسرار هر آسان نہیں شو اگر
 سب فضل پر موقوف ہو گا مگر جو بندہ

قصیدہ موسوم بہ نام تاریخی خیابان حیدر

ترجم کمال من خدا یا رسول اللہ
 برف چشمہ بخشش این است سما
 بنزدان سید مصری جلال تو
 تو ان شایسته عالم بفرست و جا
 تصدیق با تیران صدق ابرو چاکر
 شفاعت کن برای من گوارا
 خداوند مقرر حق کس تو یا رسول اللہ
 خدایت او آن حسن آریا
 کینه بند و است حبشید و لا یا رسول اللہ
 گواہی او تو سنگ مار یا رسول اللہ

زخوے عارض تو دگر کنون قطره باشد

ز گیسوی شمیم مشک سارا یا رسول الله

زمین آسمان لوح و قلم جز ملک است

هر که باد عشقت عکاسی یا رسول الله

جبین روضه پاک تو میبایند روز و شب

جن جننه و عرب تنک بخارا یا رسول الله

اگر یک جرعه نوشد کس از جام عشق تو

ز لوح دل شیوید ناوری یا رسول الله

غیر هم یکیم زارم غریبم در گنج جبه

تذطف کن نهان آشکارا یا رسول الله

بدرگاه کرمیت آرد عابد بچشم تر

کسی بر حال او لطف و مدارا یا رسول الله

جب بیکما و چشم بت سرشار گشته

نظر و بین پیر از گس بیمار گشته

کیا مانی و میراد لک یار کا نقشه

جانے نہ بخیر دل کوئی و لدا کا نقشه

این مایه بگل و یکیم گشتاد و صنوبر	ای سر و خزان تیری قمار گشته
بیشب تغیر تیر و عاشق کی حالت	هر روز نیاتیر در دل افکار گشته
انجامی با سبیل چپان با دل پنا	حب که ما تیر شفیق شکندار گشته
عاشق ہی تیر ابو گیا و یار سر محرم	کوچمین کله نیکم هر دیوار گشته

عشق حسنی پایا هر ناصر و جود	
مست بنولنا اوس کاشف اسرار گشته	

یا ختمه بین پای ز کشته شمشیر و واسطه	بس هر شرکا کا اشاره تیر میر و واسطه
ببین عشق ز کشتی نجاتی چه پیر	ببین غزالان خشن نخچیر میر و واسطه
آز باره زانل حق سینه مقرر خلاق	اوسپه بون انصافی هر نقدیر میر و واسطه

میر و قاصد کو پہا خالی کچھ دیکھ کر جواب

خوب ہو یا زشت ہو تقریر میر و واسط

صفحہ سنیہ پہ میر و تسلی کر لئے

عشق کی کچھ تیر و تصویر میر و واسط

مصحفِ خیر تیر و زیبا خطِ زلفِ عروس

لکھ دیا حسنِ بیغسیہ میر و واسط

علمِ منطق کے مقولے یا وحسا بد کوین

زادہ اگر تاہم کیون تقریر میر و واسط

اگر پوچھو میرا نشان بر نشان تک

کہ رہنہ کا میر و مکان لا مکان ہر

کسی آیتِ سخنِ اقرب جو تو نے

تو پر تھمیں مجھ میں جدائی گمان ہر

تو پر وہ میں رہ کر کیا مجھ کو ظاہر

پیادۂ اقدس کا مجھے عیان ہر

نہ پیشِ حبت وہاں ناراض و سنا

ہماری خود کیا نرالا جہان ہر

نہیں ہر بخت تیرے کچھ شہر جہان میں
جو ٹوٹ ہو نہ ہوتا ہے وہ تجھ میں نہاں ہے

سدا فیض عابدان کو ہر دے حال

فقط ناصحوں پاس جو ٹانگیاں ہیں

گل ہے وہ کہیں کہیں کلی ہے

بانگلی تیری سر پہ جو کلی ہے

نزدیک ہمارے وہ خفی ہے

بھسائی نہیں ہو گئی گشتیں

حبا نیگا نہ کوئی رمز باطن

بس حلتہ بگوش ہو تو ہیں دل

ہر حال میں رنگ میں بہلی ہے

جب سے دیکھا ہوں سیکلی ہے

کثرت میں جو دیکھو تو جلی ہے

سکن اپنا تیری گلی ہے

سمجھ گا وہی کج و لی ہے

ہر سلقی جہ وقت جہلی ہے

وعدہ نہ وفا کیا جو تو نے	اس وجہ سے دلو تو ملی ہو
ابرو کی تیری ثنا کہیں کیا	تلوار ہر ایک جا چلی ہو
وہ شیر آحد وصی احمد	نام او کا عفت بیری ہو
سلاج میں ہیر کا بے احمد	جب بیل جوان باروی ہو

پہ پیچے کا جھ کوئی نام سیر	
کہد ونگا کہ عکبدا علی ہو	

آتی ہر پسینے تو بوشک و اگر کی	اور شکل از ہر ہوا وں شک کی
اشکو نوین ج شوخی ہر میر و غمت جگر کی	وہ آبر و لیشی ہر عین لعل گد کی
امید جان بستہ و امان کرم ہو	فلقت ہر نمایاں ہر صبر سے شک کی

مین بندہ ہوں بندیکا خدا و سکا ہوا وقت

سرت ہر ایک گل کا ہوا چاک گرین

و کھلا یا رخ اپنا جو نقاب او سزا و ٹکا

کیا دیتا ہو بن لطف مغیر کو تم اپنی

زند و کمر سدا منہ وہ چڑھی ہتی سانی

آنا دو کو دنیا میں نہیں کام کسی سے

ہیتے ہو تم لاگ برس پچھتیں کہین

تعلیم و قواعد سے وہ بھٹلا کے ہیں کہتے
حکایت کہی عادت نہیں انہرنگری

یہ جگر خانہ تمہارا ہی ہو گھر کساہر

تم نہیں چوچتر قد مو نہ یہ سر کساہر

ابکے باہر ہی ہو کتر ہین کہ دیر کساہر

میرا عاشق نہیں خاک پیکر کساہر

تیرے پیر لگاؤ متین ڈر کساہر

ہم ہمیں شش مین ہاوری اتنا ہی کو

سیکڑوں وقت چلو آئی ہو کہ میں میر

عاشقی اپنی جاؤں تو وہ منہ نہ تار



کرین خود آپ شرارت و بُرائی ہر وقت
کہتر عابد سی ہین اول کہ پشتر کساہر



تو زیرِ قحی طور کے شجر کی

ہر جب سے لگن لگی او دہر کی

شیخ تو کر رہے ہین ہر کی

سناوساں پہ جھنپڑ کی

نظرون میں کوئی نہیں سنا

اللہ کو منہ دکھا دیں گیکر

تم ہو تو ہر جانِ جانِ زندہ
 و اللہ قسم ہر میرے سر کی
 شاہنشہ ملک حسن تم ہو
 سر پہ زیب اکلاہ زر کی
 کعبہ کے سفر میں بردا ہ
 ہر قدر شتر سے بڑھ کر خر کی

حکامد کے ڈرانے سے ڈرین کیوں
 جو جان لئے ہیں خیر و شر کی

خمس غزل مختصر بیت سبحانی رضی اللہ عنہ نام تاریخی داغ جگر
 ۱۱۳۱

مر قدم در کوچہ دلدار بودی کاشک
 بلکہ ہم جاسر در گلزار بودی کاشک
 احسن از صنوبر و شجہ دار بودی کاشک
 اینکہ سبب ترین بود در دار بودی کاشک

دین بدن خاشاک اور کیا ہو کاشک

چونکه لطافتش با قیة دانسته ام خوبی حبیب
را به جنت ترک کرده میردم سوختی حبیب

شوقِ لگویم همه چون نگرم ز روی حبیب
تا صبا خاکم نبردے از سرِ کونوی حبیب

خاک من خست از آن یار بودی کاشکه

در حجیم غم بدری نفس کا فزایش را
بهرمان مینی و میدانی کسی ویش را

دور از خود کارزاری عاشق دلش را
چون قلع گاه میسکنی پرش ز رخسار را

وایا چون دل تنم بملید بودی کاشکه

سوی کعبه میر و ناز بیکه شجیند خلق
روی خود از آبِ نرمم در حرم شنویند خلق

حق تعالی را ندانسته چه بچویند خلق
بسکه پیدا تو افروزن میشود گویند خلق

جور امثال تو همچون یار بودی کاشکه

سرکش آہ و فغانم از زمین تا آسمان
دارم امید و فامی از تو امی جان جان
می کند معشوق اگر بہر جاستم چاشقان
با وجود از جور بسیار تو کویم ہر زمان

اینکہ باشند کہ بسیار بودی کاشکے

مینماید نالہ در فصل خزان بلبل ہنرا
در شب ہجران چو ایتنا نباشد زار زار
جان و دل ہوسہ مثل برق باشد بقیہ
چون تو توانی کہ بچو گل جگر دمی چاہ

مئے انکار توان خار بوسے کاشکے

خمسہ غزل حضرت خواجہ معین الدین چشتی قدس سرہ الغیر ز نامہ تاج

بہر عشق درین کن و مکان نیست کہ
غیر او میں کہ درین ہر عیان نیست کہ
چشم کوئی کہ بجز جلوہ آن نیست کہ
بغدا غیر خدا و دو جهان نیست کہ

صد دلیل ست و لم واقف از آن نیت کے

دیدہ را کن طلب ای بار ز دید آنکست

دل خود دار تو دلفت محبوب دست

لاجرم در صد شرح و بیان نیت کے

دل معشوق درین دہر زلفت لخت

سینہ برالہوس از راز حقیقت لخت

از ازل تا بہ ابہ در خوران نیت کے

نغمہ سرائی حق چو زول می جوئید

صوت خویش چو آئینہ دل میوید

نما کہ بروی سحر از ویران نیت کے

ایدل ارشدی از بدو عشق قوی ہمرہ باد صوب در چینی گروہی

نغمہ زن گشتہ چہ بل ہوا محوشی اینہمہ زمرہ کہ سیدہ خود موشوی

تو چہ گوئی کہ درین خانہ نہان نیت کے

راز مخفی چو بگردید عیان و زلال عشق شد در دل عاشق نہان و زلال

تا بد ماند بشد ہرچہ نشان و زلال زندہ دل را چہ غم از فتن جان و زلال

زانکہ دل زندہ باین روح روان نیت کے

قصہ کو کہن و قیس اکرمے نام یا بخو و جلوہ معشوق حسیتی خواہ

بی جنون گم شدہ عشق بہرل نیت کے دعوی عشق درین معرکہ بہر گنگند

اگر از زبان و دل خویش کجانیست کے

یا و اجمیر بہ بنکا مع یاران کہند
از پی فاطمہ تربت دیشان کہند
ہر آن جنون کہ جنون سو میا بان کہند
بار عشق تو معنی بر دل جان کہند

کہ ہوا دار تو تنہا بزبان نیت کے

خمسہ بر غزل ضامن علی حسنا نام تاریخی آن لذت معنو

الست بکم کو ہم سدا تیری صد سجھ
جواب اسکا نہیں دیگر بجز قالو اللہ سبح
کسی خورشید کو کی رخصیا دیکھ تو سجھ
رخ روشن کو ہم اس کے تجلی صد سجھ

بجا سمجھ حقیقت میں جو راہ بنیا سجھ

محمد کو خدا بیشک بقول بہنا سجھ
جو نعمت احمد مرسل کو حمد کبریا سجھ

تیرہم ہیں پنا آپ کے تم ہو کر کیا ہے
تھارے آئینہ رخسار وہ ہم کس پہنچے

جمال نور احمد کو رخ نور خدا ہے
صل وسلم رسول سلام ملک یزید سلام

ہمیشہ شوق کی آتش میں اپنی دلوں کو تیار
زبانے نام اپنی نیت کا ہر سر آن پہنچا

تاشا دیکھ میں نیا کا ظاہر کیونکہ چھپا کر
سمجھ کر اپنی اپنی اور عقیدہ اپنا اپنا

کوئی اوس بت کو کچھ سمجھ رہا اوس تکوین خدا بھرا
کوفی اوس بت کو کچھ سمجھ رہا اوس تکوین خدا بھرا

وصال مہوشان سر یہ دل پیدا ہو کر
بقول اصغر ناوان نصیح سنتی ہیں اوس

بمجد شد عاشق حقیقی کر رہا پند
خدا ہے جدا کب ہر جاب بھر کر ماند

یہ ہر ایک موبخون یا ہمارا دانا ہمارا
یہ ہر ایک موبخون یا ہمارا دانا ہمارا

جناب شوق فریب و دلین کیا اثر
صفا فریاد کیا آئینہ دلوں کو جان کنہ

وہی ارشاد اپنی پیشوا کا گوہر تر ہے حصول معرفت ذاتی خدا کی علامت ہے

فنا کو جو بقا سمجھے بقا کو جو فنا سمجھے

چھپا نا اونے کیا سکوت کہ مجھ میں صوفی کے دیوانی شکل محبوب بر لکھتی ہم پر ہے

جو کر نیوا اب معلوم سب عالم میں صوفی کے بہر سکوت وہ خطا ہے یہ ہم میں صوفی کے

خطا اپنی سمجھ کی ہر جو ہم سمجھ خطا ہے

دل پر دھکی تھا عیاں تابش ہو جانا ہے بے خور سند نعل کسبایں بخش ہو جانے

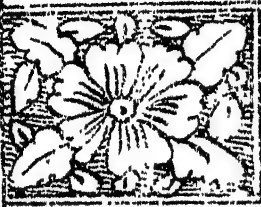

ستیم ظلم و جفا کا سنا یک کا ہنس جانا ہے رضا مندی طرب دنیا کو خوش ہونا ہے

شہاد کا فرضا من شہید کرنا ہے

خیر نازل حضرت موسیٰ نیازا طہ صا رحمۃ اللہ علیہ تبارک و تعالیٰ

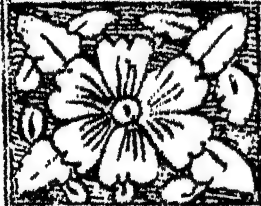

تیرے عشقِ فریون پہ لایا مجھے  نظر آیا تیرا نہ سہ لایا مجھے

بتایا عجب یک سما لایا مجھے  منہ اپنا جو تو نے دکھایا مجھے

 وہیں پھر جو ڈھونڈنا لایا مجھے 

سیرا چہرہ مانند شمسِ قمر  سلا ہر نظرون میں شام و صبح

جو میں دیکھتا ہوں ادھر اور ادھر  بس میری آنکھوں میں تو اس قدر

 کہ تجھ بن نظر کچھ نہ آیا مجھے 

ہو بالا ترا فلاک سے شانِ عشق  ہمیشہ ہر عاشق شاخِ ان عشق

نظر آئی سیر گستانِ عشق  کہاں تک کہوں لطفِ احسانِ عشق

 کہ جن جن گستا میں بڑھ لایا مجھے 

ہوئی محو یک آن میں اپنی بوج

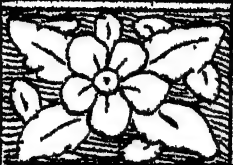


بڑھی عشق کو ہاتھوں اسطرح سوج

یہاں تک دیا مجھ کو حسن و عروج



فلک کو ہوئی پست بار بار بروج



کہ بندہ سے مولایا بنا یا مجھے



پیر و صل ہر چشم دل ناز زنا

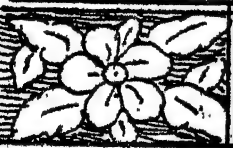


کہان تیری آفت میں دل کو قرا

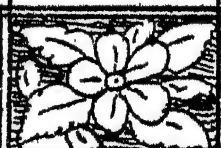
میں قربان ہوں تیری نظر و نگریا



کبھی مجھ فدائی سے ہو جاد و چا



ملائی ہی آنکھیں گنا یا مجھے



ہو وہ سر بسر بیخودی کا مقام



رہے یاد گر بیخودی کا مقام

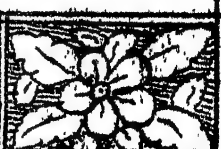
کہان میں کہ ہر بیخودی کا مقام



کیا یاد گر بیخودی کا مقام



وہاں سے یہاں تو ہی لایا مجھے



دگر بنگا کا ہر روز و شب
بجھ میں جو اہل میں ہر عجب

کرین التجاہر گھڑی با آواز
سیا زاب ہی ہر دعا طلب

رکھ اپنا ہی بندہ خدایا مجھے

فخیم نغزل حضرت شاہ خاموش صاحب علیہ الرحمۃ نام تار مخموش
۱۳۰۶

فدوی بل جان میں سردار مہار
جام مخریفت سی میں سرشار مہار

عاشق ہی ہو میں تو میں لدا مہار
ہم گرچہ نہیں لایق در بار مہار

مشور تو میں بندہ سرکار مہار

تیری ہی قلم و ہجر کی کیونچہ کر
بن تیری نہیں جانے میں کوئی شکر

دو کشت تو میں پسیر کہ ہر پیرن نظر کو
اچھو میں دیک بڑی جان میں کہ ہر

گل ہین تو تہار بنو گر خار تہار

فریاد ہوا عشق کی شیرینی چند

کیون تمہے دل جانسے عاشق نہ ہونہ

ہین و نون صفت آنکھوں سے اظہار تہار

ہر وقت میرے آنکھوں میں ہر اکلی تھیو

گشتہ ہوا دل ہی سے مقرر میری تقدیر

بس کہ تو ہین دوا بروی خمدار تہار

سجین ہین یا کہ رہین آپ گلیا

ایک بیچ میری الی ہر تیر ہی کف طلیا

ہم جان لئے آپ کا پیسہ غرو سہینا

یوسف کی تو عاشق تھی غصہ کیا کیا

یوسف سی هزارون ہیں خریدار تمہارا

بیمعنی ہیں الفاظ تیرے عقلی و فہمی

میں نون تھارنی کہی زاهد تھی

ہم ایک نہیں تیرنگہ کہ تیرے زخمی

مخرج ہیں جانِ جنت کہ ہیں قابلِ حسی

بہتیرے ہیں ان چشموں کو بیمار تمہارا

کیون کرتے ہو ان صاحبِ ہر دمِ مستم جو

ننگ کی عبادت پہ تمہا رنج نہیں غم جو

خاموش نہیں قابلِ محفل ہر کسبِ طم

ہر طوس ہو دیگر شریکِ کلمہ ہم دو

رہنہ دوار سے بس پس دیوار تمہارا

خمنہ نخلِ حافظ صاحبِ نامِ تاریخی مذاقِ محو

جو میں مکینِ کعبہ و نہیں ہیں ہی پائے

دلِ گداوان کر کہ جو حاجی کہانی

ما صبح ندی چوند کہیں مٹنے کی کہائیں گے
 ایسے صنم کو چوڑ کر کیا کعبہ جائیں گے

وہاں ہی وہی صنم ہر تو کیا مٹے دیکھا
 وہاں ہی وہی صنم ہر تو کیا مٹے دیکھا

شیرینی ہم تمہارے سخن کر جو پائیں گے
 یکب جو ہر شیر آنکھوں سے اپنی بہائیں گے

پھر ضرب تیشہ صوتِ فرما دکھائیں گے
 چشمِ جنوں میں اپنی کہی ہم جیائیں گے

مجنون بنیں گر ہم تمہیں پیر بنائیں گے
 مجنون بنیں گر ہم تمہیں پیر بنائیں گے

رتبہ طرفِ حجاز کر آئیے کچھ نہیں
 ردِ ہر دمِ حطیم کر پائیے کچھ نہیں

عرفات کا پہاڑ دکھانے سے کچھ نہیں
 عاشق کو سو کعبہ کر جائز سے کچھ نہیں

ہم اپنی کوئی یار کو کعبہ بہائیں گے
 ہم اپنی کوئی یار کو کعبہ بہائیں گے

آہ تمہاری اپنی طرف پھینک کر ہم
 آنکھوں کو اپنی فرشتہ میں کا کرینگے

فرقت کی شب فلک کے ہستی رگنیں گنیم
معتوق تم نینگے تو عاشق بن گئے ہم

تم ہی ہماری طرح سے صدمے اوٹھائیں گے
تم ہی ہماری طرح سے صدمے اوٹھائیں گے

ہر جمع کہ پہر نو دل عراق و حجاز کے
ہم شہنشاہ نیاز ہیں اوس پر نیاز کے

ہرگز نہ باریست و احسان اوٹھائیں گے
ہرگز نہ باریست و احسان اوٹھائیں گے

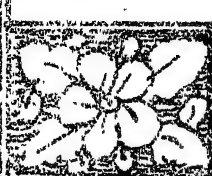
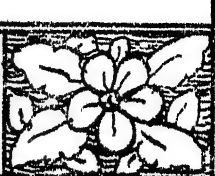
سو تو جو رہی ارنی کہا کیا قصور
بانا رنگن ترانی جلا کو و مٹو در

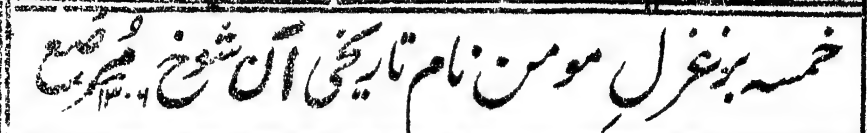
جو مرگ و زندگی کا چھانسن خطور
فکر کفن ہمارے کیا ضرور



عربان جہاں لے آ کر ہیں عربان ہی جانی گئے
چنا خیر ہو جھکو آ کر دلی لاگ سو

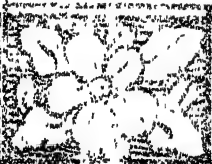
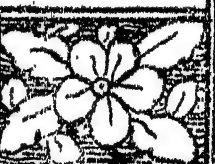
رہتی ہو محویت بخدا سن کر آگ



ڈر بکرو نیکو رہتا ہوں صحرا میں باگ سے  حلقہ کو خوں کیا ہوں فزخ کی آگ سے

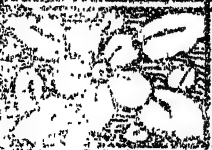

 پئے پہ ہوں کے شافع محشر بچا میں کے 
اللہم صل وسلم وبارک علیہ

خمسہ بن غزل مومن نام تار یخی آن شمع 

زلغین خسار چہ بوقت پریشان ہونگے  دل عشاق سید سلسلہ بیدار ہونگے
جمع اطراف جو دیدار کو خواہاں ہونگے  ناوک انداز جد ہر دو عالم جان ہونگے

 نیم بھل کتر ہونگے کتر بچان ہونگے 

اوسکے زخار کو کیا مہر درخشان ہونگے  اوسکی تنویر تو ہر اوسکی تاباں ہونگے
دیکھ کر کی نہیں طاقت بدوں بیرون  کتاب انتظار نہ نہیں آئینہ کیا کہیند ہونگے

 اور بنجائیں گے تصویر جو حیران ہونگے 

راتن میں پرین ہوتی ہیں سپاسِ صنم
شاہِ عیش کو بوسل شہزادِ وحرم

عشق بازی سے جو تو منع ہو کرتا ہوں
ناصرِ ادمین تو اتنا ہی سمجھتا ہوں کہ

لاکِ نادان ہو کر کیا تجھے ہی نادان
ہو گیا ہے

چشمِ سفاک کی بیماری چھپائی گئی کہی
مثلِ زبرِ سن وہ بیماری کھاؤنگی کہی

تکابِ بڑا جو اس جنیز سر آؤنگی کہی
سنتِ حضرت علیؑ نہ آؤنگی کہی

زندگی کو لئے شرمندہ احسان ہوئے
ہوئے

حاجی بن ہو خدا کو میں بکانِ مومن
صرف خاکِ سپین سے نہ ناسپین

کافرِ عشق میں کلا تو جانِ مومن
عمر ساری تو کٹی عشقِ بے نامین

آخرِ مئی قوت میں کیا خاکِ مسلمان ہوئے
ہوئے

مستزاد نام تاریخی شمشیر محبت

دل خود عرشِ معلا ہے صنم رہنے سے
 جاوین کبیر و حرم دل ہے حرم رہنے سے
 گفتگو میں نہ کبھی فاش ہو زارِ باطن
 ہر مزا جان کو فقط جان کے تہم رہنے سے
 دم بدم ہمدم مواب غور کرو کیا ہے دم
 گل و بیل چمن سرو پہ نازان قمری
 عیش ہے عاشق و معشوق ہم رہنے سے
 نسیر گلشنِ مین خرامان جو ہوا غنچہ بہن
 واہ کیا خوب کہا
 ہر وہ مرغوب سدا
 کرچہ ہو دین کہو نہ
 یہی محبوب دکھا
 تنکو ہے حق کی قسم
 تو سہی کر تو خوشی
 کہتی ہے با و صبا
 کلبہ ن شک حین

کہتے آدھین اور صبر می ہوشی
 عام ارباب صبا

ز بہتِ راہ تیرا نقشِ قدم رہنے سے
 دل ہوا میرا فدا
 غیر کیوں کر نظرِ قہر سے ہر دیکھہ ہوا
 کہو حاصلِ تجھ کیا
 پاویگا مرتبہ یک عشق کا غم نہ ہو کر
 دل کو او پر بچا
 زیرِ ابرو وہ سیہِ خال تو مانندِ سپر
 صاف آوی ہوئے نظر
 تیغِ بُران ہر تیرے ابرو میں خم رہنے سے
 جسے دیکھا وہ کہا
 ہر قسیبوں کو حسدِ حد سے زیادہ دل میں
 دیکھہ ہو تو میں خجل
 عاشقِ زارِ تجھ ہی بزمِ مینِ جم رہنے سے
 جو یہی تیرے ملا
 حکمِ ناصرِ برحق کا ہوا اللہ ارشاد
 ہم کو دیکھہ ہو تو
 در دہشہور کو ہر بار منہم رہنے سے
 وار کا کیا ہوا

مستزاد دیگر نام تاریخی آن شمشیر کت

تیر چاہت ہر مجھ چاہت ہوں میں تجھ سے تھے
 نظر آتا نہیں جز تیر کوئی چاہوں کسے
 ہر تماشا یہ نیا ہو کے نہیں بند کر کا
 لا میں ہو کر جو فنا فی اللہ میں باقی ہے
 ہم سے کہنے لگے وہ چہتے ہو کیا ہے مسئلہ
 جو کہ تو مانگتا ہر وقت وہی تجھ کو ملے
 سحر و جادو پر اب ساقی پوش سے جو ہم
 جھکو خواہش ہی نہیں بہت بہت گرنے ملے

تو بھی اب چاہو مجھ
 جو کہ آجی میں ہے
 یہاں آکر جو مٹا
 جلد خود کے ملے
 میں تو ہوں تجھ سے
 تیرا دشمن بھی ملے
 بیٹھے غمناک ہیں
 صبح کی مشق کر

عابدنا شعر تیرے ہر سماع ہم کو تودے بہتر شوقی ہیں تجھے

ایک سے ایک ہی بڑھکر سبھی سانچ میں ڈیلے جو پسند آوین تیرے

رباعیات و قطعات

ہر رنگ میں شکل آب ہو جا تو فنا غیروٹے رکھہ اتحاد دل کیچر شتا

ہر دم ہو ہو اللہ فیضِ نثار منصوب ساز نہار نہ کہ لفظِ نانا

دل پہ جو بیٹھا ہوا غافل اٹھا کیطرت ہو ہر طرف سے دل اٹھا

صحبتِ فقرا میں عابد راہین بیٹھا گر ہر تو کچھ حاصل اٹھا

دکھائی دیوے غیر تو پہچان شتا مانند آبِ صاف بہ ہر رنگ ہو فنا

ظاہر پرست ہو تو میں ہرگز نہ کہو منصور بایزید سا سب جاننا

تمہے جو نہ دم جسم رہیگا
مشتاق رہینگو اور سکر عابد

نہ ہستی و نہ عدم رہیگا
جب تک کہ یہ ہم میں دم رہیگا

تو عابد سیر کام نہ کر کہ تا صبر مطلق

زیبا ہر تیر یو اسطے معبودی حق

الامین نہیں بخت جو کچھ ہو تو لائیں

اس پسند سہیں ہر جا بل و حق

گر جلوہ یار دیکھنا ہے منظور

تو جان لو کہ وہ دلو ہم سے جلو

و اہو تو میں کیا رجو چشم باطن

ہو جاتا ہر منکشف سہی جلو

میں ناخوش کسی سر نہ خوش ہوں کسی

کہ ہر ناخوشی اور خوشی اپنی جی سے

کیا بخیہ مجھ کو اپنی خبر نے

عجب بخودی الگ ہی آگہی سے

کیا ہر اب اور کیا سہی ہو جائینگے

نکٹہ جو خبری آنکھ و اہو جان کے

خو سے آئینہ دل دیکھ لے کوئی صورت رونا ہو جائیں گے

خنچ کر مہمند شگوفہ کے مانند گل سا ہر گز نہیں ہنسا کرنا

اپنی کہنا نہ ایک سے کچھ بات غیر کے سیکڑوں سنا کرنا

ہو ایک اگر بتاؤں عذاب برداشتہ دل ہو نہیں سہی

ہم بخیر دن کی مست خبر چہم اگاہ نہیں ہیں آگہی سے

خندہ گل کی طرح ہر عیشیان باور کا دم غنیمت ہر لمحہ جودم کہ دم باقی کر

یاد تو جاتا رہا داغِ جدائی دل پہ کر جو قل م اوٹھ جاوے نقشِ قدیم باقی کر

تم

تقریظ ریختہ خاتمہ افضل شہداء انا مولوی محمد میر نصیر احمد خاں صاحب حبیب اللہ صاحب

اللہ اللہ دیوان ہے کہ کوئی چستان ہے۔ نہ وہ چستان جمیں آج بہا ہے توکل خزان۔ آج کل ہر
 ہو رہی توکل کہلا کر ہو۔ آج سب سے کہلا رہی ہیں توکل مر جاسی ہو۔ گل ہے تو صرف نگاہی کو نشا
 بخش۔ سبز ہے تو محض آنکھ ہی کو طراوت دے۔ بلکہ یہ وہ چستان ہے جس میں خزان کا گڑا
 نہیں۔ اس میں جسکو زوال ہو وہ بہار نہیں۔ اسکا ہر پھول بجای خود ایک چمن ہے اور چمن
 ہی ایسا کہ آفتاب کی سے امین ہے۔ بودہ بودہ کہ جان پرور و روان آسا۔ جس سے مٹ نہ آئی
 ہو۔ رنگ وہ رنگ کہ نظر فرزد دل با جس سے چشم غم نہ ہو۔ کیون نہ واس چستان کر پھول
 ہی کچھ نہ لے اور سب سے ہی جدی ہیں۔ یعنی شاعر آبار و ابیات پروین نثار جو خوبی میں آپ
 اپنے نظیر ہیں۔ اور بدرجہ غایت و لغیرت و پذیر ہیں۔ ہر شعر انتخاب۔ ہر بیت الجواب
 ہر لفظ کو خوش آب۔ ہر نقطہ درخشندگی میں آفتاب۔ جواب و تاب اس میں ہو وہ گوہر
 نہیں۔ جو گہنی اس میں ہو وہ گل ترین نہیں۔ مضامین بلند۔ خیالات آسمان پر نہیں۔
 الفاظ اجمند بندش و لپند۔ مطالب عاشقانہ کا زلا و ہنک۔ مقاصد صوفیانہ کا نیکار
 عرض ہر ایک بات مرغوب۔ ہر ایک نکتہ خوش اسلوب۔ کیون نہ وہ چستان جمیں ایسے
 گل و بوٹے ہیں اور سکا نشو و نما ایک ایسے مبارک اور فرخندہ عہد کو ابر کر کم اور سحاب فیض
 ہوا ہے کہ جب سے زمانہ وجود میں آیا ہے اسے ایسا متبرک عہد نہیں پایا ہے۔ اور وہ عہد گویا
 ایک خشنود آفتاب ہے کہ اپنی اون شعاعوں نے جو امن و امان و مہینت سے رہی ہو رہی ہیں۔
 ہر عالم کو نورانی کر دیا ہے۔ اور ایک بارندہ سحاب ہے کہ اپنی اون قطر و شریر جو فیض و فضل
 و برکت سے لبالب ہر گلستان جہان کو سبز و شاداب بنا دیا ہے۔ یعنی عہد مہینت و ہمد
 بندگان قدر قدرت قوی شوکت آصف سلیمان منزلت نظام الملک

شاہ مرتبت آسمان آستان فرشتہ پاسبان سحاب نوال ہلال رکاب فلک بارگاہ
 ظل اللہ جمشید فریدون فرسکندر در دارادربان ہوشنگ ہوش منوچہر
 عالی جناب مستطاب حضور لامع النور فتح خجک نظام الدولہ نظام الملک صفحہ
 حضرت ادام اللہ ظلہ علی روس العالمین سیمہ
 سید المرسلین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ المہدین - اور اوس چغتایان کے
 آرایہ شکر و آبیاریک ایسے امیر با توقیر کی فکر صائب و طبع رسا ہی جسکی مدح و ثناء اللہ
 بیان سے سوا ہی اعنی نواب محلی القاب بہر سپہر برتری آسمان جہان روی
 جمیل الشیم حمید الخصال کریم الطبع صاحب النوال آب و رنگ گلشن فضل و کمال
 سر و بوستان چاہ و جلال خدا شناس خدا دان سرچشمہ علم و عرفان بہر
 طریقت و تحقیق کے قریب زندہ شمع جامع مدارج جمیع الجمع نواب مستطاب میر عابد
 علیخان بہادر طال بقاؤہ و زاد علاؤہ خلف نواب مولت خجک منفذ
 نور اللہ مفعیہ

تواریخ طبع از حضرت غلام حیدر صاحب قبلہ المتخلص شہوار ستا مصنف داظم

طبع بہ دیوان جب عابد علیخان کا	جسکا ہر شعر و کوش ہر گل اور نگار
سال تاریخ او کی دین شہوار ستا	زیب تبان ہر دیوان ابن ہر نگار
چو دیوان عابد علیخان تمام	بشد طبع در مطبع بہار
سیر سے ز شہوار تاریخ طبع	بفرمود بہارستان با میر قیاس
افت عاقبت عابد اسمائہ طبع سخن	گشت ہی بخار خوش طبع بصفہ شمع

کروچشاهوار فکر از پر سال طبع کن کردند اسروش غیب گلشن معر

چکیده کلک که سلاک طبع وقاد جناب را بجهت کشن پر شاد بهار
متخلص به شاد نبیه جناب مهاراجه بهادر شیکار صاحب کار

از مضامین بلند می که درین نیست
پایه و ما یقیم سخن این است اگر
باد مطبوع جهان این نظم عجا ز آفرین
از مصنف شد چو اصرار از کیم تاریخ آن
از عجب سر فلک گر باشد پایه
شاد و سرود سن طبع که - سپهر نظم
تا کلیم فکر را جا بست بر طور سخن
شاد سال طبع آن فرود - مشهور سخن

از ستیج طبع مولانا مولوی محمد عبدالقادر صاحب ابوطاهر

من بدایم مذاق عابد را
سال طبعش جلی مخفی و
کلک عابد علی نواب علی القاب
ز دستم خامه طاهر سن طبع و
ز دست نواب ما عابد علی خان ابن مستحکم
بفیض ناصیر مطلق رقم فرمود و دیوانه
برای طبع سال آن چه خوش گفتا خرد طاهر
سخن صوفیان در دل کش
سن بحری هزاره صد و شش
رحمت این گوهر نایاب مذاق عابد
بے بهاد و لکشن اجاب مذاق عابد
که باشد طبع وقادش پر از شیرینک و قلمون
از دست به شعرش زانرا است هر مضمون
ز چوش از طبع غابد شهید روان اینج گویان

طبع از غلام محی الدین صفا متخلص شهاب جناب شهوار صاحب

حیات دیوان میر عابد علیخان طبع شد
کروچون شمایر بار در فکر و تاریخ طبع
از دست برهان میر عابد علی خان
بست تخنیش مغز کما جلیه عجیب
بانش گفقا - بباغ آمد بهار به
که باشد از شراب معرفت مست

چنان تایخ طبعش گفت شہیا
 چہ طبع چو شد مذاق عابد
 شہیار گنجت سال طبعش
 دیوان میر عابد علی خان کا جس
 شہیار نے سال طبع کے خانہ ثوق

ولہ

ولہ

ولہ

کہ این گلزار عرفان پیرے عہد یلست
 از اوج تجلی مہر شد پست
 نورانی حدیقہ پیر عرفان است
 دیکھو کہ وہ مطبع میں ہر کیا خوب چہا
 لکھا کہ — حدیقہ سخن عیش افرا

از نیک کج طبع و قاجاب محمد مظفر علی صاحب خوشنویس

عابد علی خان روشن ضمیر
 پیر سال تایخ طبعش غریب
 عابد علی خان کرد چو دیوان طلیا
 با تفسیر سال طبع نیکش گفتا
 دیوان ہمہ طبع شد چو افضل خدا
 با تفسیر فرمود سال طبعش از تہ
 ہوا دیوان میر عابد طلیخان بیاد رکا
 ہر سال تایخ او سر جہم فکر کی

ولہ

ولہ

ولہ

ولہ

چو تصنیف شد لٹحہ دلپذیر
 نداشت کہ — دیوان بیاد طلیہ
 از فضل خدا سر پاک و عون نامہ
 نایاب ز بس مذاق عابد
 مملو بر موز است ادق سرتاپا
 سر حق با مذاق عابد پیدا
 پر از اسرار حقانی بر مر معرفت مملو
 کہا با تفسیر — مذاق عابد کا سر یہ ستر آمد

طبع فراموشی محمد علی خاں ملازم سرکار کا علقہ حلیہ قیصر علی صاحب شہ

فرمود وجاب ماچو دیوان تصنیف
 با تفسیر سال طبع نیکش گفتا
 کرد تصنیف چہ میر عابد علی خان بیاد رکا

ولہ

بس و لکش و نشین مذاق عابد
 نادر و اللہ این مذاق عابد
 بے بہا و لکش اجاب مذاق عابد

ہاتفِ غیب بگفتا سن طبع و لایف کہ بیانادر و نایاب مذاق عابد

نتیجہ و فکر سا عبد القادر روشن تخلص تجولیدار فرارش خا حضور پر نور

دیوان حضرت ماعابد علی مہین است
روشن ببال طبعش چون فکر کرد ہاں
بسگر کلام عرفان ملبوست از فواید
گفتا۔ زرمز باطن بینی مذاق عابد

طبع غرا جاسیدہ محمد محمد محمد الحسینی سب اودہ در حضرت شین ولی صاحب

کلمہ فکر عابد والا نژاد
یافتہ تاریخ چون کردم شش
وا نمودہ مخفیہ اشکال را
یک ہزار و سہ صد و شش سال را

طبع غرا رہنشاں صاحب علاقتہ نظم جمعیت سیر کا عالمی عمومی شہر پشیا دیو

چون شد و تریب و زینت بحسن و خوبی ز طرز دلکش
برائے تاریخ سال ہجری چون فکر کردم ز غیب ہاتف
چون شد و تریب و زینت بحسن و خوبی ز طرز دلکش
نذار سیدہ۔ بدیع و فائق عجیب زیب مذاق عابد

طبع غرا محمد زید الدین صاحب تخلص مہربن غیر غلام محمدی الدین صاحب جمعہ الدین صاحب شریفہ صاحبہ

خوب ہر دیوان عابد کا چہا
نہدشیں اچھو مضامین بہین لہندہ
ایک عالم کو ہر وہ مطلوب آج
چپ گیا بے مثل دیوان حیران

صحت نامه

نصف	کل	نصف	کل	نصف	کل	نصف	کل
۳	۳	۳۸	۷	۳۸	۷	۳	۳
۵	۲	۳۰	۴	۳۰	۴	۵	۲
۵	۱	۹۵۸	۹۵۸	۹۵۸	۹۵۸	۵	۱
۴	۷	۵۵	۵	۵۵	۵	۴	۷
۹	۲	۴۴	۵	۴۴	۵	۹	۲
۱۰	۷	۴۸	۴	۴۸	۴	۱۰	۷
۱۲	۱	۴۲	۵	۴۲	۵	۱۲	۱
۱۳	۱	۴۳	۹	۴۳	۹	۱۳	۱
۱۸	۷	۱۰۵	۵	۱۰۵	۵	۱۸	۷
۱۹	۴	۱۰۹	۷	۱۰۹	۷	۱۹	۴
۲۰	۵	۱۱۳	۲	۱۱۳	۲	۲۰	۵
۲۱	۵	۱۱۹	۱	۱۱۹	۱	۲۱	۵
۲۲	۷	۱۲۰	۴	۱۲۰	۴	۲۲	۷

